﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 — جمعۃ المبارک 11/جون 2010ء — 27/جمادی الآخر 1431 ہجری قمری — 11/احسان 1389 ہجری شمسی — شمارہ 24

ہم زندہ ھیں

جنگ اُحد میں جب ابوسفیان طعنہ دے کر یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے محمدؐ کو قتل کر دیا۔ ہم نے ابوبکر کو قتل کر دیا۔ ہم نے عمر کو قتل کر دیا۔ اگر یہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہوسکا اور جوش سے کہا ”اے دشمن خدا! تم جھوٹ کہتے ہو، یہ سب تمہیں ذلیل کرنے کے لئے اللہ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔“

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد حدیث نمبر 3736)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار لوگ ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ ایسے لوگوں کا فیصلہ تو اب خدا خود ہی کرے گا۔

خدا تعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔

”عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے اس کی سب سے زیادہ مخالفت ہوتی ہے۔ جس سلسلہ کی مخالفت نہ ہو یا اگر ہو بھی تو بہت کم ہو وہ سلسلہ سچا نہیں ہوتا۔ سچے سلسلہ کی سچائی کا ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ اس کی بہت مخالفت ہو۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ نبوت کیا تو کمبخت مخالفوں نے بہت شور مچایا اور بڑی مخالفت کی۔ مگر جب مسیلمہ کذّاب نے دعویٰ کیا تو سب آپس میں مل جل گئے۔ کسی نے مخالفت نہ کی۔ وجہ یہ ہے کہ شیطان جھوٹے کا دشمن نہیں ہوتا۔ سچے کی مخالفت میں سب اپنا زور لگاتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیگانے سب دشمن ہو گئے۔ کیا عالم اور کیا جاہل سب کے سب مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے یہانتک کہ جن کو دین سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا وہ بھی دشمن ہو گئے۔ آج کل بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک نے مخالفت پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار لوگ ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں جو دنیا طلبی کی ہی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور بُھولے سے بھی کبھی دین کا نام نہیں لیتے۔ ہر وقت زمینداری اور ملازمت میں ہی مست رہتے ہیں اور دین کی ذرہ بھی پروا نہیں کرتے اور مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے۔ وہ ہماری مخالفت کرتے اور ہمارا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر تمام دنیا سے بدتر ہوں تو مَیں ہی ہوں۔ سو ایسے لوگوں کا فیصلہ تو اب خدا خود ہی کرے گا۔ ایسوں کو کیا جواب دیا جاوے ان کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے“۔ (ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 254-255)

”جو شخص خدا تعالیٰ کے مامور کی مخالفت کرتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ حقیقت میں وہ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ اگرچہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر جو لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور بجائے اس کے کہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اُلٹے خدا تعالیٰ کے رسول کو ستاتے اور دکھ دیتے ہیں وہ آخر پکڑے جاتے ہیں اور ضرور پکڑے جاتے ہیں۔ دیکھو دن نہایت نازک آتے جاتے ہیں۔ اس لئے تم لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرو اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دن رات اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے“۔ (ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 412-413۔ جدید ایڈیشن)

جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلسل ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس ظالمانہ سلوک کے باوجود جماعت کی حُبّ الوطنی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ ہماری بقا خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے میں ہے اور خدا ہماری مدد ضرور کرے گا

28/مئی 2010ء بروز جمعۃ المبارک لاہور میں دو احمدیہ مساجد پر بہیمانہ حملوں اور دہشتگردی کے سفّاکانہ واقعات پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام

آج دہشت گردوں کی طرف سے ہماری لاہور میں واقع دو (بیوت الذکر) پر حملے انتہائی وحشیانہ اور ہر لحاظ سے انسانیت سے عاری تھے۔ یہ حملے (بیوت الذکر) پر کئے گئے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ حملے نماز جمعہ کے وقت پر کئے گئے جو تمام مسلمانوں کے لئے انتہائی مقدس وقت ہے۔ کوئی بھی سچا مسلمان ایسے وحشیانہ، ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ کسی قسم کی دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جو ان حملوں کی پشت پناہی کر رہے تھے اپنی اس حرکت کی صفائی میں اسلامی تعلیمات کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے مگر یہ بات واضح ہو کہ حقیقت میں یہ لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات کی قطعاً عکاسی نہیں کرتے۔

پاکستان میں حالات بہت دردناک ہیں۔ کئی دہائیوں سے احمدی مسلمانوں کی زندگیوں کو امن سے محروم کیا جا رہا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان احمدیوں کی زندگیوں کو مسلسل خطرے کا سامنا ہے۔ 1974ء میں احمدی مسلمانوں کو حکومت پاکستان نے غیر مسلم قرار دیا اور دس سال کے بعد ایک ظالمانہ آرڈیننس لاگو کر کے احمدی مسلمانوں کی تمام عبادات اور اپنے دین پر عمل پیرا ہونے کو جرم قرار دے دیا گیا۔ اس قسم کے قوانین نے جماعت احمدیہ پاکستان کے معاندین کی پشت پناہی کی اور نتیجۃً انتہا پسندوں نے اس قانون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلسل ظلم کا نشانہ بنایا۔ اس ظالمانہ سلوک کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان کی حب الوطنی میں کوئی کمی نہیں آئی اور کوئی فرد جماعت کبھی سول نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوا۔

سردست واقعات کی مکمل تفصیل موصول نہیں ہوئی لیکن یہ بات واضح ہے کہ درجنوں احمدیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ زخمیوں کی جلد از جلد صحت یابی کے سامان پیدا کرے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ ایک پُرامن حقیقی اسلام پر عمل پیرا جماعت ہے اس لئے ہماری جماعت کا کوئی فرد اس واقعہ کے بعد کسی نامناسب ردعمل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ ہماری بقا خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے ہی میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید و نصرت فرمائے گا۔ کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعت احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

امرِ فیصل از جنابِ خود نما

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے انتخاب)

اے خداوندِ رہنمائے جہاں!
صادقاں را زِ کاذباں برہاں!
آتش افتاد در جہاں زِ فساد
الغیاث اے مغیثِ عالمیاں

اے جہاں کو ہدایت دینے والے مالک! سچوں کو جھوٹوں کی گرفت سے رہائی بخش۔
فساد کی وجہ سے دُنیا میں آگ لگ گئی۔ اے اہلِ جہان کے فریادرس! امداد کو پہنچ۔

اے خدا اے مالکِ ارض و سما
اے پناہِ حزبِ خود در ہر بلا
اے رحیم و دستگیر و رہنما!
ایکہ در دستِ تو فصل است و قضا
سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کُن بر خلق اے جاں آفریں
امرِ فیصل از جنابِ خود نما
تا شود قطعِ نزاع و فتنہ ہا!

اے خدا! اے زمین وآسمان کے مالک۔ اے ہر مصیبت میں اپنی جماعت کی پشت پناہ۔
اے رحیم اور دستگیر اور رہنما۔ اے وہ کہ تیرے ہاتھ میں فیصلہ اور حکم ہے۔
زمین میں سخت شور برپا ہے۔ اے جاں آفرین! اپنی مخلوقات پر رحم کر۔
اپنی درگاہ سے کوئی فیصلہ کرنے والی بات ظاہر کرتا کہ جھگڑے اور فساد بند ہو جائیں۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

حضور نے معاندین احمدیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہ درندگی اور سفّا کی تمہیں مبارک ہو، جو خدا کے نام پر خدا کی مخلوق بلکہ خدا کے پیاروں کے خون کی ہولی کھیلنے والے ہو۔ عوام کو مذہب کے نام پر دوبارہ چودہ پندرہ سو سال پہلے والی بدّ و وانہ زندگی میں لے جانے والے اور اس میں رہنے والے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ کیا یہ تمہارے وہ عمل ہیں اس شریعت اور قرآن پر جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے؟ یقیناً نہیں۔ تم میرے آقا، ہاں وہ آقا جو محسنِ انسانیت تھا اور قیامت تک اس جیسا محسنِ انسانیت پیدا نہیں ہو سکتا اس محسنِ انسانیت کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کرنے والے ہو۔ ناموسِ رسالت کے نام پر میرے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے والے ہو۔ یقیناً قیامت کے دن لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه کا کلمہ تم میں سے ایک ایک کو پکڑ کر تمہیں تمہارے بدانجام تک پہنچائے گا۔ ہمارا کام صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر احمدی اس پر کاربند رہے گا۔ یہ صبر کے نمونے جب دنیا نے دیکھے تو غیر بھی حیران ہو گئے۔ ان نمونوں کو دیکھ کر ظلم اور سفا کی پر اس ردعمل کا اظہار دیکھا تو غیروں نے نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ احمدیت کی طرف مائل بھی ہوئے بلکہ بیعت میں آنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ پس یہ ظلم جو تم نے ہمارے سے روا رکھا اس کا بدلہ اس دنیا میں ہمیں انعام کی صورت میں ملنا شروع ہو گیا۔

حضور نے شہداء اور ان کے عزیزوں کے صبر و رضا اور عزم اور حوصلہ کے دلوں پر گہرا اثر کرنے والے بعض نمونوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ماں نے کہا کہ اپنی گود سے جواں سالہ بیٹا خدا کی گود میں رکھ دیا۔ جس کی امانت تھی اس کے سپرد کر دی۔ ہمارے مربی سلسلہ محمود احمد شاد صاحب نے ماڈل ٹاؤن میں اپنے فرض کو خوب نبھایا۔ خطبہ کے دوران دعاؤں اور استغفار، صبر اور درود پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ بعض قرآنی آیتیں بھی دہرائیں، دعائیں بھی دہرائیں اور درود شریف بھی بلند آواز سے دہرایا اور نعرہ تکبیر بھی بلند کیا اور آپ نے جام شہادت بھی نوش کیا۔

ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میرے چھوٹے بچے بھی جمعہ پڑھنے گئے تھے اور خدا نے انہیں اپنے فضل سے بچا لیا۔ جب مسجد میں خون خرابہ ہو رہا تھا تو ہماری ہمسائیاں ٹی وی پر دیکھ کر بھاگی آئیں کہ رو دھو رہی ہوگی۔ لیکن میں نے ان سے کہا کہ ہمارا معاملہ تو خدا کے ساتھ تھا۔ مجھے بچوں کی کیا فکر ہے؟ ادھر تو سارے ہی ہمارے اپنے ہیں۔ اگر میرے بچے شہید ہو گئے تو خدا کے حضور مقرب ہوں گے اور اگر بچ گئے تو غازی ہوں گے۔

ایک ماں کا اکلوتا بیٹا تھا اٹھارہ سال کا، باقی لڑکیاں ہیں۔ میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا شہید ہو گیا۔ اور انتہائی صبر اور رضا کا ماں باپ نے اظہار کیا۔

حضور نے بتایا کہ ایک دوست جو اس موقع پر موجود تھے اور زخمی بھی ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ایسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کوئی افراتفری نہیں تھی، کوئی ہراسانی نہیں تھی، کوئی خوف نہیں تھا۔ ہر ایک آرام سے اپنے اپنے کام کر رہا تھا۔ اس وقت بھی جب دشمن گولیاں چلا رہا تھا جو بھی ہدایات انتظامیہ کی طرف سے دی جا رہی تھیں ان کے مطابق عمل ہو رہا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ پس یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں۔ قربانیوں کی عظیم مثال ہیں۔ اس بات کی فکر نہیں کہ میرے بچوں کا کیا حال ہے؟ یا میرا بچہ شہید ہو گیا ہے۔ پوری جماعت کے لئے درد کے ساتھ دعائیں کر رہی ہیں یہ مائیں۔ پس اے احمدی ماؤ! اس جذبے کو اور ان نیک اور پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پُرعزم سوچیں رہیں گی، کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

ایک احمدی نے لکھا کہ میں ربوہ سے گیا تھا۔ ایک نوجوان خادم کے ساتھ مل کر لاشیں اٹھاتا رہا تو سب سے آخر میں اس نے میرے ساتھ مل کر ایک لاش اٹھائی اور ایمبولینس تک پہنچا دی، اور اس کے بعد کہنے لگا کہ یہ میرے والد صاحب ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ اس ایمبولینس کے ساتھ چلا گیا بلکہ واپس مسجد میں چلا گیا اور اپنی ڈیوٹی جو اس کے سپرد تھی اسی کام میں مستعد ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ہیں مسیح محمدی کے وہ عظیم لوگ جو اپنے جذبات کو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دشمن تو سمجھتا تھا کہ اس عمل سے احمدیوں کو کمزور کر دے گا۔ جماعت کی طاقت کو توڑ دے گا۔ شہروں کے رہنے والے شاید اتنا ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن انہیں کیا پتہ ہے کہ یہ شہروں کے رہنے والے وہ لوگ ہیں جن میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی حرارت بھر دی ہے جو دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ بے شک دنیا کے دھندوں میں بھی لگے ہوئے ہیں لیکن دنیا کے دھندے صرف مقصود نہیں ہیں۔ جب بھی دین کے لئے بلایا جاتا ہے تو لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ درندگی کے بجائے انسانیت کے علمبردار ہیں۔

حضور نے اس موقع پر مختلف ممالک کے افراد اور اداروں، حکومتوں کے نمائندوں کی طرف سے ہمدردی اور تعزیت کے پیغامات کے ملنے کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور نے بتایا کہ کس طرح پاکستان میں دیواروں پر احمدیوں کے خلاف شرانگیز پوسٹر لگائے گئے ہیں اور انہیں واجب القتل کہا گیا ہے۔ یہانتک کہ ہائی کورٹ کے ججوں کے ناموں کی تختیوں کے نیچے بھی ایسی تحریریں موجود ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے چیف جسٹس صاحب جو ذرا ذرا سی بات پر خود نوٹس لیتے ہیں، تو یہ جو اتنا بڑا ظلم ہوا ہے اور یہ جو بینر لگے ہوئے ہیں اور جو پوسٹر لگے ہوئے ہیں اس پر ان کو خیال نہیں آیا کہ خود کوئی نوٹس لیں۔ کیا انصاف قائم کرنے کے معیار صرف اپنی پسند پر منحصر ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ بے شک دنیا میں آج کل دہشتگردی بہت زیادہ ہے۔ پاکستان میں اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ لیکن احمدیوں کے خلاف دہشت گردی کو قانون کا تحفظ حاصل ہے۔ مونگ رسول کا واقعہ ہوا، وہاں بھی دہشت گردی ہوئی، وہاں کے جو دہشت گرد تھے پکڑے گئے تھے۔ وہ پاکستانی گلیوں میں آج بھی آزادی کے ساتھ پھر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا مولیٰ تو ہمارا اللہ ہے اور اس پر ہم توکل کرتے ہیں۔ وہی ہمارا معین و مددگار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہے گا اور اپنی حفاظت کے حصار میں ہمیں رکھے گا۔ ان لوگوں سے آئندہ بھی کسی قسم کی خیر کی کوئی امید نہیں اور نہ کبھی ہم رکھیں گے۔ اس لئے احمدیوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور دعاؤں کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ کی دعا بہت پڑھیں۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی کی دعا ضرور پڑھیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت دعائیں کریں۔ ثباتِ قدم کے لئے دعائیں کریں۔ ان لوگوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں، روئیں۔ ان دو مساجد میں جو ہمارے زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیوں نے پاکستان کے بنانے میں کردار ادا کیا تھا اور ان لوگوں سے بڑھ کر کیا تھا جو آج پاکستان کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ملک کی بقا کے لئے بھی دعا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور ان لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے اور ان کے عبرتناک انجام کے لئے بھی دعا کریں جو ملک میں افراتفری اور فساد پھیلا رہے ہیں جنہوں نے ملک کا سکون برباد کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

حضور نے شہداء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمانِ اسلام اور احمدیت پر سجا دیا جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں اور ان کہکشاؤں نے ہمارے لئے نئے راستے متعین کر دیئے۔ پس ہمارا کوئی بھی دشمن کبھی بھی اپنی مذموم اور قبیح کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہیدوں کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ہم بھی ہمیشہ استقامت کے ساتھ دین کی خاطر قربانیاں دیتے چلے جانے والوں میں سے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ آئندہ خطبہ میں ان شہداء کا مختصر تعارف بھی کروایا جائے گا۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے مکرم نعمت اللہ صاحب آف نارووال کی شہادت کا بھی ذکر فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے تمام شہداء کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر97

ایک نابغہء روزگار شخصیت

حضرت محمد حلمی الشافعی صاحب(3)

مکرم حلمی الشافعی صاحب کی شخصیت کے بارہ میں اس آخری قسط میں ہم ان کی سیرت کے بعض واقعات بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔

آپ کی تواضع

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مکرم حلمی الشافعی صاحب میرے مصر جانے کے ایک سال بعد وہاں واپس آگئے۔قبل ازیں وہ کسی عربی ملک میں اپنے کام کے سلسلہ میں قیام پذیر تھے۔حلمی صاحب کے آنے کے باوجود بھی خطبہ جمعہ میں ہی دیتا رہا۔لندن سے ’’نصر‘‘ نامی ایک رسالہ وہاں جاتا تھا جس میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے خطبات کا خلاصہ ہوتا تھا۔میں اس کا ترجمہ کرتا تھا اور حلمی صاحب اس کو بہتر کر دیا کرتے تھے بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ تقریباً نیا ترجمہ ہی کر دیا کرتے تھے۔ایک عجیب بات جو میں نے اس عظیم انسان میں دیکھی وہ یہ تھی کہ وہ بہت بڑے دل کے مالک تھے۔سارا ترجمہ خود کر کے میرے نام لگا دیتے تھے۔بعض اوقات کسی خاص لفظ یا کسی خاص امر میں مَیں نے اگر کوئی تحقیق کی ہوتی اور حلمی صاحب کے سامنے کسی سیاق میں ذکر کر دیتا تو فرمایا کرتے کہ مومن صاحب میں تو آپ سے عربی سیکھتا ہوں۔اور یہ بات ایسی ہے جو کوئی عام عربی نہیں کہہ سکتا، بلکہ یہ حلمی صاحب کی تواضع کا اعلیٰ مقام تھا۔

ایک عظیم ترجمان

مکرم نصیر احمد قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خلیفہ رابعؒ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت بجا لا رہا تھا۔ان دنوں ملک خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم حضور انور کے خطبات کا انگریزی میں ترجمہ کرتے تھے بعد میں حضور کے حسب ہدایت وہ خطبہ سن کر تحریری طور پر بھی نوٹس بنا کر دوبارہ ترجمہ کی ڈبنگ کرتے تھے۔میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے نوٹس بڑے تفصیلی بنائے ہوتے تھے بلکہ ایک لحاظ سے وہ حضور کے خطبہ کا تحریری ترجمہ ہوتا تھا۔مجھے خیال آیا کہ حضور انور نے تبلیغ کے لئے پوری دنیا میں ایک ہلچل سی مچادی ہے لہٰذا اگر یہ انگریزی ترجمہ حلمی صاحب کو بھجوایا جائے تو وہ اس کا عربی میں ترجمہ کر سکتے ہیں یوں عربوں میں بھی حضور انور کے خطبات پہنچنا شروع ہو جائیں گے۔لہٰذا میں ملک صاحب سے وہ ترجمہ لے کر خود ہی حلمی صاحب کو پوسٹ کر دیا کرتا تھا اور حلمی صاحب اسے عربی میں ترجمہ کر کے مومن صاحب کو بھیج دیا کرتے تھے۔ملک خلیل الرحمٰن صاحب بھی بڑی محنت سے تحریری ترجمہ تیار کرتے تھے اور حلمی صاحب بھی اس انگریزی ترجمہ سے عربی میں ترجمہ کا حق ادا کرتے تھے کہ ایسے لگتا تھا کہ عربی ترجمہ حضور انور کے اردو خطبہ سے براہ راست سن کر کیا گیا ہے۔

ایک حیادار انسان

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

حلمی صاحب کا دل بہت بڑا دل تھا۔ان میں جود وسخا کی صفت بہت زیادہ تھی۔اگر کوئی ان کا ہزاروں کا بھی مقروض ہوتا تو حلمی صاحب کبھی باتوں یا اشارہ کنایہ میں بھی اس کو محسوس نہیں ہونے دیتے تھے کہ وہ ان کا مقروض ہے۔حتی الوسع قرض واپس نہیں مانگتے تھے۔اور اگر بفرض محال مانگنا پڑا بھی تو اتنے باشرم وحیا تھے کہ خود کبھی نہیں مانگا۔بلکہ کسی کے ذریعہ یہ بات کہلواتے تھے۔ان کی اس صفت کی وجہ سے انہوں نے کافی نقصان بھی اٹھایا۔

دینی تربیت کا انوکھا انداز

آپ کی پہلی بیوی فوت ہوگئیں تو آپ نے اپنی مرحومہ بیوی کی چھوٹی بہن سے دوسری شادی کر لی۔آپ کی اس بیوی نے حج کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔اس وقت تک وہ غیر احمدی ہی تھیں اور حجاب وغیرہ نہیں اوڑھتی تھیں۔حلمی صاحب نے ان سے کہا کہ خانہ کعبہ تو خدا کا گھر ہے اور اس کے کچھ آداب ہیں۔اس لئے اگر تم وعدہ کرو کہ حجاب پہنوگی تو میں تمہیں حج کے لئے لے جاتا ہوں۔چنانچہ اس طرح انہوں نے حجاب پہننا شروع کر دیا۔پھر 1987ء میں انہوں نے احمدیت بھی قبول کر لی۔

مجلّہ التقویٰ کے حقیقی محرر

علاوہ ازیں مختلف عرب غیر احمدیوں کی طرف سے سوالات اور اعتراضات آتے تھے ان کے جوابات بھی مکرم حلمی صاحب دیا کرتے تھے۔اکثر لمبے لمبے جوابات ہوتے تھے جن کو بعد میں ہم التقویٰ میں شائع کر دیتے تھے۔خطبہ جمعہ کے ترجمہ اور سوالات کے جوابات کے علاوہ التقویٰ کے اکثر مضامین میں بھی حلمی صاحب کا کسی نہ کسی طرح حصہ ہوتا تھا۔اور حقیقت یہ ہے کہ مجلّہ التقویٰ وہی چلا رہے تھے۔

فرض شناس مبلغ

مکرم حلمی صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ ہمارے بعض عرب احمدیوں کو نہ جانے کیوں اپنی کتابیں تالیف کرنے کا شوق ہے۔جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا تحریر وتقریر پر مشتمل اس قدر مواد انگریزی میں میسر ہے اس کو ترجمہ کیوں نہیں کرتے۔ایک صدی گزر چکی ہے اور ہم ابھی تک اس مواد کا عشر عشیر بھی عربوں تک نہیں پہنچا سکے۔اس لئے اب جلدی کرنی چاہئے۔لہٰذا آپ دن رات ترجمہ کے کام میں مصروف رہتے۔آپ نے کچھ کتب تالیف کیں اور متعدد کتب کا ترجمہ بھی کیا جیسے بل نختار محمدا ﷺ، الإسراء والمعراج، حقيقة الجن، حضرت خلیفہ رابعؒ کی کتاب ’’مذہب کے نام پر خون‘‘ اور ’’خلیج کا بحران‘‘ اور ’’Islam's Response to Contemporary Issues‘‘ کا ترجمہ کیا۔اسی طرح A Man of God کے کچھ حصہ کا ترجمہ بھی کیا۔

جماعتی اموال کی قدر و قیمت کا احساس

حلمی صاحب باوجود اس کے کہ خدا کے فضل سے کروڑ پتی تھے لیکن چھوٹی سے چھوٹی چیز کے ضیاع کے بھی سخت خلاف تھے۔اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ کاغذ کی ایک طرف استعمال کر کے پھینک دیتے ہیں جب کہ ہم نے اس کی دونوں اطراف کے پیسے دیئے ہیں۔اس لئے ان کے اکثر تراجم ایسے اوراق پر کچی پنسل سے لکھے ہوئے ہیں جن کی ایک طرف پہلے سے استعمال شدہ ہے۔

ایک محبت کرنے والا وجود

مکرم نصیر احمد قمر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میرے ساتھ بہت پیار کا اظہار فرماتے تھے، میں اگر کہوں کہ مجھ سے پیار کا سلوک تھا تو بہت سے اور بھی ہیں جو یہی دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ تھا ہی بہت پیارا وجود۔جو بھی ان سے ملا وہ اس کے دل میں بس گئے۔محبت، انکسار، نظام جماعت کا احترام، کامل غیر مشروط اطاعت، اخلاص، وفا اور تنگی وتکلیف ہر حال میں خدمت اور خدمتِ دین ایسی مثالی خصوصیات تھیں کہ ان پر رشک آتا تھا کہ خدایا تو نے مسیح پاک کو کیسے کیسے ہیرے وجود عطا کئے ہیں۔کبھی اگر انہیں سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا یا صحابہ مسیح موعودؑ کا کوئی واقعہ بتاتا تو چشم پُرآب ہو جاتے۔کہتے کہ ہمیں تو ان باتوں کا پتہ ہی نہیں۔کیا کسی جگہ انگریزی میں لکھا ہوا مل جائے گا تا کہ میں اس کو عربی میں ترجمہ کر سکوں۔اس بڑھاپے میں اس قدر جواں ہمتی سے، استقلال سے کام کرتے تھے کہ بلاشبہ ہم نوجوان شرم سے منہ چھپائے پھرتے تھے۔

خلافت کی آواز

محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن بیان کرتے ہیں کہ:

محترم حلمی صاحب ایک حسین نگینہ تھے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمایا تھا۔پروگرام ’’لقاء مع العرب‘‘ میں حضور انورؒ جب سوالات کے جوابات ارشاد فرما رہے ہوتے تھے تو میں نے اکثر دیکھا کہ حلمی صاحب ایک ایسی کیفیت، ایسی توجہ اور ایسے محبت وعشق کے انداز سے سن رہے ہوتے تھے جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔آپ کبھی اتنے زیادہ نوٹس نہ لیتے، نہ ہی ترجمہ کرتے وقت بار بار نوٹس کو دیکھتے تھے، بلکہ ایسے لگتا تھا آپ تمام مضمون کو سن کر حضور انور کا منشاء سمجھ لیتے تھے اور پھر اسکو ایسے عام فہم اور مؤثر انداز سے بیان کرتے کہ حضور انور نے ایک سے زیادہ مرتبہ فرمایا کہ حلمی صاحب جب ترجمہ کرتے رہے ہوتے ہیں تو مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میں خود بول رہا ہوں۔شاید یہ سب آپکے حضور انور کے ساتھ غیر معمولی روحانی تعلق اور قلبی وابستگی کی وجہ سے تھا۔آپ خلافت کی آواز تھے جو محبت اور اخلاص اور وفا سے عبارت تھی۔

ترجمہ کا اچھوتا انداز

حضور انورؒ کا طریق یہ تھا کہ مفصل جواب عطا فرمانے کے بعد آخر پر عموماً خلاصہ بیان فرمادیا کرتے تھے۔اور حلمی صاحب کا ایک یہ بھی اچھوتا انداز تھا کہ وہ ترجمہ کا آغاز وہاں سے کرتے تھے جہاں حضور انور کا جواب ختم ہوتا تھا۔یعنی خلاصہ کا ترجمہ پہلے کر لیتے تھے اور باقی دلائل اور تفصیل کا ترجمہ اس کے بعد کرتے تھے۔

علم قرآن کے اصل وارث

کئی دفعہ ایسے ہوا کہ پروگرام میں حضور انور نے بعض آیات کی تفسیر بیان فرمائی تو پروگرام کے بعد اکثر ہاتھ اٹھا کر ماتھے پر رکھ کر کھڑے ہو جاتے اور کہتے کہ ان آیات کی تفسیر تو آج سمجھ میں آئی ہے۔ایک دفعہ قرآنی قسموں کی حکمت کے بارہ میں سوال ہوا تو حضور انور نے اس پر کم وبیش پورا ایک گھنٹہ بات کی۔پروگرام ختم ہوا تو حلمی صاحب ایک عجیب کیفیت میں کچھ دیر تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہے پھر گویا ہوئے کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور ہم اہل زبان ہیں لیکن آج پتہ چلا ہے کہ ہم قرآن کریم کے معارف سے بے خبر تھے۔آج قرآن کی سمجھ آئی ہے۔ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ وہ آیات جن کی تلاوت کے وقت ہم یونہی گزر جاتے تھے اس قدر عجیب روحانی معارف اور عظیم معانی سے پُر ہیں۔یہ سچ ہے کہ آج اگر علم قرآن ہے تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے پاس ہے۔

لے کے خود پیر مغاں ساغر و مینا آیا

ایک دفعہ غالبًا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی تفسیر کے بارہ میں سوال ہوا تو حضور انور نے مفصل طور پر تفسیری مضمون بیان فرمادیا اور اعلیٰ ترین اور محبوب ترین اور عمدہ ترین چیز کو خدا کی راہ میں دینے کی حکمت بیان فرمائی۔پروگرام ختم ہونے کے بعد حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ سب بیٹھے رہیں میں ابھی آتا ہوں۔جب حضور انور تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک ٹرے میں جگ اور دو جوس کی بوتلیں تھیں۔حضور انور نے اپنے دائیں طرف سے شروع کیا اور اتفاقاً میں حضور انور کے دائیں طرف تھا اس لئے پہلے مجھے عطا فرمایا جبکہ محترم حلمی صاحب انتہائی بائیں طرف تھے اس لئے ان کی باری سب سے آخر پر آئی۔حضور انور سب کو اپنے ہاتھوں سے پلا رہے تھے۔کسی کے گلاس میں جوس کم ہوتا تو حضور اور ڈال دیتے اور فرماتے اور پیو اور پیو۔جب سب نے سیر ہو کر پی لیا تو آخر پر چند گھونٹ باقی بچے جو حضور انور نے خود نوش فرما لئے۔اس کے بعد فرمایا کہ جب میں اس مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کر رہا تھا تو مجھے اچانک خیال آیا کہ کسی نے مجھے میرا پسندیدہ جوس بھیجا تھا اور وہ میرے فریج میں پڑا ہوا ہے، اور میں نے چاہا کہ سب مل کر پیتے ہیں۔

یہ فرما کر حضور انور تو تشریف لے گئے لیکن حلمی صاحب تو جیسے مست ہوگئے اور حضور انور کے اس

پاکیزہ عملی نمونہ کا ان کی طبیعت پر ایک نشہ سا چھا گیا تھا۔ کہنے لگے کہ وہ جوس جو حضور انور کا پسندیدہ ہے اور بطور تحفہ آیا ہے، اور جسے حضور انور نے سنبھال کر فریج میں رکھا ہوا ہے اس میں سے خود صرف دو گھونٹ پیا۔ اس آیت کی تفسیر کا کیا ہی پاکیزہ عملی اور زندہ نمونہ ہے۔ اور ہم کس قدر خوش قسمت ہیں کہ ایسا عظیم وجود ہم میں موجود ہے۔

سبحان اللہ کیسا ساقی تھا اور کیسے میکش! وہ دنیاوی شربتوں کے ساتھ روحانی مَے کے جام پہ جام لٹاتا رہا اور یہ پیاسے کتنے اعلیٰ درجہ کے ادب اور سلیقے والے تھے کہ نہ صرف اس وقت خود سیراب ہوئے بلکہ ایسی مثالیں رقم کر گئے کہ آج ان کا ذکر ہی طبیعت میں روحانی نشہ کا سا ماحول پیدا کر دیتا ہے۔

سچی محبت کرنے والے

مکرمہ مہا دبوس صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

جب حلمی صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی تو ان کی جس بات نے مجھے بہت متاثر کیا وہ آپ کے ہونٹوں پر بکھرنے والی ہلکی سی مسکراہٹ اور چہرے کی بشاشت تھی۔ آپ سے میں نے طرح طرح کے سوالات پوچھے لیکن آپ نے بڑی وسعت حوصلگی، صبر اور مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ تمام سوالوں کا جواب دیا۔ لیکن جب میں نے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر چلے جانے کے بارہ میں علماء کے دلائل کا ذکر کیا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، اور ہونٹوں پر مسکراہٹ کی جگہ حزن وملال نے لے لی اور ڈبڈباتی آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز میں بڑے جوش سے فرمانے لگے یہ لوگ کس طرح جرأت کرتے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھ کر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں۔ ان کی غیرت کیسے گوارا کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور افضل المرسلین مان کر بھی یہ ایمان رکھیں کہ آپ زمین میں دفن ہیں جبکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر کسی کو لمبے عرصہ تک بقا زیبا تھی تو اس کی سب سے بڑی حقدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تھی۔

آپ کی یہ غصّہ کی حالت دیکھ کر اور ان کلمات کو سن کر میں نے یقین کر لیا کہ احمدی سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں اور اپنی اس محبت میں سب سے زیادہ سچے ہیں۔

مجھے کیا سے کیا بنا دیا

مکرم عبادہ بربوش صاحب نے بیان کیا کہ:

ایک دفعہ میں نے حلمی صاحب سے پوچھا کہ احمدیت نے آپ کو کیا دیا؟

انہوں نے فرمایا کہ قبول احمدیت سے قبل میری طبیعت شدت پسندی کی طرف مائل تھی اور برداشت کا مادہ نہ تھا۔ بلکہ ایک واقعہ جس کو بیان کرتے ہوئے اب مجھے شرم محسوس ہوتی ہے لیکن اس سے پتہ چلتا ہے کہ میں کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی بدولت مجھ پر کس قدر فضل اور رحمت فرمائی ہے۔ ایک دفعہ میں حج میں تھا تو طواف کے دوران کسی نے مجھ سے آگے نکلنے کی جستجو میں مجھے کہنی ماردی۔ میں نے یاد رکھا اور اگلا چکر پورا ہونے سے قبل اسے کہنی مار کر بدلہ لے لیا۔ ہمارے پاس تو نام کا اسلام تھا، نرا چھلکا ہی چھلکا تھا، احمدیت نے اسلام کا مغز عطا کر دیا اور احمدیت قبول کرنے کے بعد اس طرح کے تصرفات جاتے رہے اور میں نے روحانی پہلو پر خاص توجہ دینی شروع کر دی۔

محترم حلمی صاحب کے بارہ میں حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا تھا کہ ان کے ساتھ رہا کرو کیونکہ یہ نیک اور بزرگ انسان ہیں۔

ہر لمحہ خدمت دین کرنے کی خواہش

حلمی صاحب کو وقت کی بہت قدر تھی۔ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں بھی انکے ساتھ دوپہر کے کھانے پر موجود تھا۔ کھانا ختم کرنے کے بعد آپ نے کاپی اور قلم نکالا اور ترجمہ کا کام شروع کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ اپنے آپ پر رحم کریں کچھ آرام کر لیں بلکہ آئیں ہم کچھ وقت بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔ فرمانے لگے: ساری زندگی دنیاوی کاموں میں ہی گزر گئی اور معلوم نہیں کہ اب کتنی باقی ہے اس لئے اب مَیں چاہتا ہوں کہ اس باقی ماندہ زندگی کا ہر ایک لمحہ دین کے کاموں میں صرف ہو جائے۔

شستگیٔ کلام اور مزاح

حلمی صاحب میں خلافت کی محبت ، احترام اور ادب بھی اعلیٰ پائے کا تھا، اور آپ کی حس مزاح بھی بہت نرالی تھی۔ حضور انورؒ کی مجلس میں بعض اوقات نہایت شستگی اور پورے ادب واحترام کے ساتھ برجستگی سے کوئی ایسی بات بھی کر دیتے تھے جس سے ساری مجلس کشتِ زعفران بن جاتی تھی۔

ایک دفعہ ایک عورت نے عجیب سا سوال بھیجا کہ اگر کسی کا خاوند بخیل ہو تو کیا وہ گھر کے خرچ کے لئے اپنے خاوند کا مال چوری کر سکتی ہے؟ حضور انور پہلے تو سوال سن کر بہت ہنسے، پھر فرمایا کہ اسلام تو چوری کی اجازت نہیں دیتا خواہ وہ کسی کی بھی ہو۔ پھر مذاق کے رنگ میں فرمایا: لیکن میں ایک مشورہ دے سکتا ہوں کہ جب ایسے بخیل خاوند کے ہاتھ میں اس کی بیوی نقدی دیکھے تو بے شک چھین لے۔ اس پر سب ہنس دیئے۔

حلمی صاحب نے پہلے حصہ کا ترجمہ کیا اور ہاتھ سے نقدی چھیننے والے حصہ پر آکر رک گئے اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ: میں اگلے حصہ کا ترجمہ نہ کرنے کی حضور انور سے اجازت چاہتا ہوں۔ حضور انور نے پوچھا: آپ ایسا کس لئے چاہتے ہیں؟ حلمی صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس مجلس میں میری بیوی بھی بیٹھی ہوئی ہے، چونکہ اس کی انگریزی زبان کمزور ہے اس لئے مجھے لگتا ہے کہ ابھی تک بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی، لیکن اگر میں نے عربی میں ترجمہ کر دیا تو اسے سب سمجھ آجائے گا اور بعد میں پھر وہ حضور انور کے جواب کے آخری حصہ کو میرے خلاف بکثرت استعمال کرے گی۔ حضور انور حلمی صاحب کے اس جواب سے بہت محظوظ ہوئے۔

حضورؒ کا لقاء مع العرب میں خراج تحسین

حلمی صاحب کی وفات کے بعد لقاء مع العرب کے ریکارڈ ہونے والے پہلے پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جب تشریف لائے تو محترم حلمی صاحب کی مغفرت کے لئے اجتماعی دعا کروائی پھر فرمایا:

حلمی صاحب کی وفات پر بہت سے احمدی احباب نے افسوس کے خطوط لکھے اور ان کی تعریف کی ہے۔ آپ کی وفات ایک اجتماعی خسارہ ہے۔ میں اپنی طرف سے بھی احباب کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں اور مزید کچھ کہنے سے قبل آیئے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔

قبل ازیں اللہ تعالیٰ نے خود ہی سارے انتظام فرمائے تھے اور ہمیں خیال بھی نہیں تھا کہ کیسے یہ سارا ترجمہ کا سلسلہ چل رہا ہے۔ بہر حال جب السید حلمی الشافعی صاحب نے مصر جانے کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت منیر ادلبی صاحب کو یہاں بھیج دیا۔ گو کہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا لیکن چونکہ لوگ حلمی صاحب کے عادی ہو چکے تھے اس لئے منیر ادلبی صاحب بہر حال ان کی جگہ نہ لے سکے۔ عین ممکن ہے کہ اگر کچھ عرصہ تک منیر ادلبی صاحب ترجمہ کرتے رہتے تو لوگ ان کے عادی ہو جاتے اور ایسا عموماً ہوتا آیا ہے۔

بہر حال حلمی صاحب کی وفات کے بعد میں متبادل انتظام کے بارہ میں سوچ رہا تھا۔ میرے سامنے دو امکانات تھے، ان میں سے ایک مہا صاحبہ ہیں جن کو انگریزی اور عربی پر بھی عبور حاصل ہے، وہ پڑھی لکھی عورت ہیں اور پیشے کے اعتبار سے انجینئر ہیں، انہوں نے اپنی باقی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ اس خلا کو پر کرسکیں گی۔ لیکن چونکہ میری آواز تو مردانہ ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ترجمہ بھی مردانہ آواز میں ہو سوائے اس کے کہ بہت مجبوری کی صورت پیدا ہو جائے۔ اس صورتحال کے پیش نظر میں نے منیر عودہ صاحب کو موقعہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ منیر عودہ ماشاء اللہ زبانوں کے معاملہ میں بہت اچھے ہیں انہوں نے ابھی اردو کلاس میں حصہ لینا شروع کیا ہے لیکن بہت کم عرصہ میں بہت لمبی چھلانگ لگائی ہے۔ اور ماشاء اللہ غیر معمولی ہیں۔ انہوں نے انگریزی بھی سیکھی ہے ۔ لیکن ان کی انگلش اتنی اچھی بہر حال نہیں ہے جتنی مہا صاحبہ کی ہے۔ اس لئے اگر انہیں ترجمانی میں کوئی مشکل ہو یا کوئی حصہ رہ جائے تو مہا صاحبہ آپ انکی مدد کر دیں۔ عبادہ صاحب آپ کی زبان بھی بہت اچھی ہے اور شاید ان دونوں (مہا صاحبہ اور منیر عودہ صاحب) سے بھی اچھی ہو گی لیکن آپ کسی قدر shy ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کئی دفعہ حلمی صاحب اگر ترجمہ میں کبھی ادھر ادھر ہوتے تو آپ کے چہرے پر کچھ آثار ظاہر ہو جاتے تھے اور جب میں درستگی کر دیتا تھا تو آپ مطمئن ہو جاتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ انگلش بہت اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ اب بھی آپ اپنا وہی رول ادا کرتے رہیں اور جب دیکھیں کہ آپ کی ضرورت ہے منیر عودہ سے لے لیں اور بے شک خود ترجمہ کر دیں ، مجھے پتہ ہے کہ منیر عودہ صاحب اس کا بالکل برا نہیں منائیں گے۔ سو اب یہ انتظام ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے چلیں گے۔ (لقاء مع العرب 26 فروری 1996ء)

ایک اور پروگرام میں فرمایا:

الحمد للہ یہ پروگرام صرف عربوں میں ہی نہیں بلکہ پاکستانی اور انڈین اور بنگلہ دیشی احمدیوں میں بھی مقبول ہے۔ اگرچہ وہ عربی نہیں سمجھتے تھے پھر بھی۔ اس کا کریڈٹ بڑی حد تک حضرت حلمی شافعی صاحب کو جاتا ہے کہ جس طرح محبت اور خوشی کے آثار انکے چہرے سے پھوٹ پڑتے تھے۔ مجھے بنگلہ دیش پاکستان اور انڈیا اور افریقہ کے گاؤں اور دور دراز کے دیہات سے حلمی صاحب کی وفات پر خطوط ملے حتّی کہ ایسے لوگوں کی طرف سے بھی کہ جن کو شاید کچھ سمجھ نہ آتا تھا لیکن وہ حلمی صاحب کے انداز اور ان کے چہرے کو پڑھ لیتے تھے۔ (لقاء مع العرب بتاریخ 11/اپریل 1996)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس فاضل مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقامات عطا فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 47 6214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 47 6212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

ھوالشافی
ھوالشافی ایک پرائیویٹ رجسٹرڈ چیریٹی ادارہ ہے جس کا مقصد عوام الناس تک صحت کے بارہ میں اور بیماریوں کے صحیح علاج یعنی ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے بارہ میں صحیح آگاہی دینا ہے۔ اس مقصد کے لئے ادارہ ایک سہ ماہی شمارہ بھی شائع کرتا ہے جس میں ہومیو پیتھک طریقہ علاج اور عمومی صحت کے بارہ میں تازہ مضامین اور معلومات ہوتی ہیں اس شمارہ کی سالانہ فیس صرف £10 ہے۔ مندرجہ ذیل E-Mail کے ذریعہ مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
howashafi@hotmail.co.uk

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں وہ عام مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں اس لئے بعد از خرید پلاٹس کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں ۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو احباب پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور رہنمائی حاصل کر لیں تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہمیشہ مجرموں کا طریق ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری ہونی تھی اور ہوئی۔

جو مجرم ہیں، جو نام نہاد علماء ہیں، جو لیڈر ہیں، جو عوام الناس کو مخالفتوں پر ابھارتے ہیں ان کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی اور یقیناً کامیابی مسیح موعودؑ کی جماعت کو ہی ملنی ہے۔ انشاءاللہ

پاکستان میں ایک دفعہ پھر کلمہ طیبہ کی مخالفت میں شدّت۔ احمدیہ مساجد سے کلمہ طیبہ کومٹانے کی مذموم کوششیں۔

ہر احمدی یاد رکھے کہ یہ کلمہ ہے جس کی ہر بڑے، بچے، مرد، عورت نے حفاظت کرنی ہے تا کہ قیامت کے دن یہ کلمہ ہمارے حق میں گواہی دے اور انہیں مجرم ٹھہرائے

مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب آف کراچی کی شہادت کا تذکرہ

پاکستان کے دردناک حالات کے پیشِ نظر دعاؤں کی خصوصی تحریک۔ اس وقت پاکستان کی بقا بھی احمدیوں کی دعاؤں میں ہے۔

مصر میں جماعت کی مخالفت اور احمدیوں پر سراسر جھوٹے اور ظالمانہ الزامات۔ مصر کے اسیر راہ مولیٰ مکرم ڈاکٹر محمد حاتم صاحب کے بیٹے احمد محمد حاتم صاحب کی وفات کا تذکرہ۔

نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک عطاء محمد صاحب آف چک 152 شمالی، مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب آف کراچی اور مکرم احمد محمد حاتم صاحب آف مصر کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21 مئی 2010ء بمطابق 21 ہجرت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان:32)

جب دنیا میں انبیاء آتے ہیں تو انبیاء اور ان کی جماعتوں سے ہمیشہ یہ سلوک ہوتا ہے کہ ان کی مخالفت کی جاتی ہے، ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں قرآنِ کریم نے اسی بات کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ”اور اسی طرح ہم ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیتے ہیں، اور بہت کافی ہے تیرا رب بطور ہادی اور بطور مددگار“۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نبی کی مخالفت کی گئی اور یہ مخالفت کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے لوگ نہیں ہوتے بلکہ مجرموں میں سے ہیں۔ اور جب خدا کے نام پر خدا کے پیاروں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تو پھر ان مجرموں کے جرم بھی اور بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی فرمایا کہ یہ مخالفتیں مجرموں کا کام ہے۔ دشمنانِ دین ہمیشہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ نبی کے پیغام کی مخالفت کریں۔ اس کے کام میں روکیں ڈالیں۔ اس کے ماننے والوں کو تکلیفیں پہنچائیں۔ لیکن یہ مخالفتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل مخالفین کو کبھی کامیاب نہیں ہوتے دیتے۔ آخرکار انبیاء ہی جیتا کرتے ہیں اور مخالفین اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بنتے ہیں۔ مکّہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی، سورۃ الفرقان، جس کی آیت میں نے پڑھی ہے۔ مخالفین نے وہاں کیا کیا ظلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں پر نہیں کئے۔ ہر ظلم جو آپ پر ہوتا تھا اور آپ کے ماننے والوں پر ہوتا اس پر آپ صبر فرماتے اور صبر کرنے کی تلقین فرماتے۔ اس بارے میں تاریخ میں کئی ایک دردناک واقعات ہیں۔ ایک واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے جو عمّار ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کا آتا ہے جن پر بے انتہا ظلم کیا جاتا تھا۔ ایسے ہی ایک موقع پر جب ان کو جسمانی اذیتیں دی جا رہی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور بڑے دردمند لہجے میں فرمایا کہ صَبْرًا آلَ يَاسِرَ فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةَ۔ کہ اے آل یاسر! صبر کرتے رہو، یقیناً تمہارے اس صبر کی وجہ سے تمہارے لئے جنت تیار کی گئی ہے۔ یاسر تو اس وقت اس اذیت کے دوران چند لمحوں میں ہی شہید ہو گئے اور بوڑھی سمیہ جن میں کچھ جان تھی ان کو ابوجہل نے ایک ایسا نیزہ مارا جو ان کے پیٹ کے نچلے حصے میں لگا اور وہیں تڑپتے ہوئے انہوں نے جان دے دی۔ (السیرۃ النبویۃ از احمد بن زینی دحلان، جزء اول ص240، اور الرحیق المختوم از صفی الرحمٰن المبارکفوری صفحہ 107 مطبوعہ سعودی عرب ایڈیشن 2000ء) تو یہ ظلم تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے لئے روا رکھے گئے تا کہ کوئی آپؐ کے قریب نہ آئے۔ لیکن ان ظلموں سے سعید روحوں کو اور توجہ پیدا ہوئی۔ ان ایمان سے بھرے ہوئے دلوں کو دیکھ کر لوگوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ اسلام کا پیغام مکہ سے نکل کر مدینہ تک پہنچا اور وہاں اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ حبشہ میں اسلام کا پیغام پہنچا۔ پس جب مکہ کے سرداروں اور ان کے چیلوں نے ظلم و بربریت کی انتہا کر دی تو اسلام کے پیغام کو دبانے کی بجائے یہ ظلم و بربریت اس پیغام کے پھیلانے کا باعث بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مخالفت سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہی مخالفت بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نصیر بھی ہے، ہادی بھی ہے۔ ہدایت دیتا ہے۔ نصیر بھی ہے، مدد کرتا ہے۔ وہ یقیناً تمہاری مدد کرے گا اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود غلبہ اس کا ہو گا جسے خدا تعالیٰ نے مامور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی مدد کے لئے جب چاہتا ہے زمینی اور آسمانی نشان دکھاتا ہے۔ ایسے مجرموں کی ہلاکت کے لئے اپنی گہری تجلیاں بھی دکھاتا ہے، اور کبھی کوئی طاقتور بادشاہ، کوئی فرعون، کوئی سربراہ، انبیاء کے کاموں کو روک نہیں سکا۔ بلکہ مخالفتیں ترقی کے راستے دکھاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ جس طرح روڑی اور کھاد جو گند بلا ہوتا ہے۔ یہ فصلوں کی نشوونما کے لئے کام آتا ہے۔ اسی طرح یہ گندی مخالفتیں بھی الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 631) یہ مخالفت بھی بہت سوں کی ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ پس یہ ہمیشہ مجرموں کا طریق ہے کہ اللہ کے پیاروں کی مخالفتیں کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نے دعویٰ کرنا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ ہمیشہ کی سنت یہاں بھی جاری ہونی تھی اور ہوئی۔ آپ کی مخالفت بھی ہوئی، آپ کا استہزاء بھی کیا گیا۔ آپ کے ماننے والوں کو وقتاً فوقتاً تکلیفیں بھی دی جاتی رہیں اور دی جاتی ہیں۔ اور نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر مسلمانوں نے احمدیوں کو تکلیفیں دینا خدمتِ اسلام سمجھا ہے۔

سورۃ الفرقان کی اس آیت سے پہلے جو آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان :31)۔ اور رسول نے کہا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے۔ اس میں جہاں کفارِ مکّہ کے قرآن کو نہ ماننے کا بیان ہے

وہاں اس زمانے میں جب مسیح موعود کی بعثت ہونی تھی اور آپ نے قرآنِ کریم کی حقیقی تعلیم کی طرف بلانا تھا، قرآنِ کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی دعوت دینی تھی، اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت خود تو قرآنِ کریم کی تعلیم کو بھلا بیٹھی ہے اور جب زمانے کا امام بلاتا ہے کہ آؤ میں تمہیں قرآنی تعلیم کے اسرار اور رموز سکھاؤں تا کہ تم اس خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرو اور اسلام کا پیغام دنیا تک پہنچاؤ، تو اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ پس اس آیت کے بعد جو آیت ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے، جس کی ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو بھی تسلی کرائی گئی ہے کہ خدا اور قرآن کے نام پر جو تمہاری مخالفتیں کی جارہی ہیں یہ قرآنِ کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔ لیکن فکر کی کوئی بات نہیں، انبیاء سے یہی سلوک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہادی ہے، وہ اس سلوک کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت سوں کے ہدایت کے سامان بھی فرمائے گا۔ وہ تمہارا نصیر اور مددگار بھی ہے۔ جو مجرم ہیں جو نام نہاد علماء ہیں، جو لیڈر ہیں، جو عوام الناس کو مخالفتوں پر ابھارتے ہیں، ان کی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ اور یقیناً کامیابیاں مسیح موعود کی جماعت کو ہی ملنی ہیں، انشاء اللہ۔

پس چاہے یہ لوگ مخالفتیں کریں، یا جتنا بھی زور لگانا ہے کسی بھی رنگ میں لگا لیں۔ ان کی کوئی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ اور یہ سب مخالفتیں ایک دن ان مخالفین پر ہی لوٹائی جائیں گی۔ پس ان مخالفین سے مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خوفِ خدا ہے، تو خدا تعالیٰ کی اس لاٹھی سے ڈرو جو بے آواز ہے اور اس کے عذابوں سے پناہ مانگو۔ کیونکہ وہ اپنے پیاروں کے لئے بہت غیرت دکھاتا ہے۔ پس یہ موقع جو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اس سے مخالفین کو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بجائے نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے اس شخص کی بات سنیں جو بڑے درد سے یہ بات کہتا ہے۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اگر خدا میں صفت رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے۔ پس آج بھی ہم اپنے مخالفین اور ان لوگوں سے جو احمدیوں کو تکلیفیں پہنچانا کارِ ثواب سمجھتے ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اُس اسوہ پر چلتے ہوئے، جو آپ نے اپنے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہے، یہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہمدردی اور خیر خواہی ہمیں مقدم ہے تمہاری قابلِ رحم حالت ہمیں بے چین کرتی ہے کہ کہیں اس حد تک خدا تعالیٰ کو ناراض نہ کرلو کہ واپسی کا کوئی راستہ نہ رہے۔ اس سے پہلے ہی خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی مخالفت اور استہزاء چھوڑ دو۔ امامِ وقت کے ماننے والوں کو خدا کے نام پر اذیتوں اور تکلیفوں کا نشانہ نہ بناؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے، نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے، نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ اور ناحق حقّانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 54-53)

خدا کرے کہ ہمارے مخالفین کو عقل آ جائے اور وہ امامِ وقت کی مخالفت ترک کریں اور اس دردمندانہ پیغام کو سمجھیں۔

پاکستان میں بدنامِ زمانہ اور ظالمانہ قانون نے احمدیوں پر جو پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ اس میں ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا کلمہ نہ پڑھ سکیں۔ نہ کسی جگہ لکھ کر اس کا اظہار کر سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً انتظامیہ جو ہے وہ احمدیوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کے لئے اس قانون کو استعمال کرتی رہتی ہے۔ اور مولویوں کو خوش کرنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں سرگودھا کے ایک گاؤں چک منگلا میں رات کے وقت پولیس آئی اور احمدیہ مسجد پر سامنے تختی پر لکھا ہوا جو کلمہ آویزاں تھا، اس کو ایک بچہ وہاں کھڑا تھا، اس کو کہا کہ اتار دو اور اتار کر وہ تختی لے گئی۔ بہرحال جماعت نے راتوں رات ہی دوبارہ کلمہ لکھ دیا۔ بچہ چھوٹا تھا، احمدی تھا۔ بچے کو کس طرح ڈرا دھمکا کر انہوں نے یہ کام کروایا؟ اس کی تفصیل تو نہیں آئی، کس طرح اس نے تختی اتاری۔ مٹایا تو بہرحال نہیں، تختی اتار کر ان کو دی۔ لیکن یہ بھی نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں ہر احمدی بچے کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آئندہ کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ ہو تو بچے پولیس کو یہ کہیں کہ تم نے اتارنا ہے تو اتار لو میں تو ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتا۔ چاہے جتنا بھی ظلم تم کرنا چاہتے ہو ہم پر کرلو۔

ہر احمدی یاد رکھے کہ یہ کلمہ ہے جس کی ہر بڑے، بچے، مرد، عورت نے حفاظت کرنی ہے۔ اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے، یا ادارے کے افراد یہ حرکت کرتے ہیں تو کریں، ہم قانون سے نہیں لڑتے۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے کبھی کسی بھی صورت میں اس بارے میں ان کا مددگار نہیں بننا۔ تا کہ قیامت کے دن یہ کلمہ ہمارے حق میں گواہی دے اور انہیں مجرم ٹھہرائے۔ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ احمدی کیونکہ ان کی بنائی ہوئی تعریف کے مطابق مسلمان نہیں ہیں اس لئے کلمہ پڑھنے اور لکھنے کی بھی ان کو اجازت نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں تمہاری تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے کہہ دیا کہ جو کلمہ پڑھے وہ مسلمان ہے۔ بلکہ حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل ذکر جو ہے، اور ایک شخص کو مومن بناتا ہے۔ وہ صرف لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ہی ہے۔ ہمارے ایمان اور اسلام کو ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء:95)۔ اور جو تم پر سلام بھیجے، اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں ہے۔

اور احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور تمام ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ ایمان رکھتے ہوئے نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ حقیقی مومن ہیں۔ کیونکہ احمدی ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھی سلام پہنچایا ہے اور ان کی جماعت میں شامل ہیں۔

یہ کلمہ مٹانے کا واقعہ صرف وہیں ایک گاؤں میں نہیں ہوا۔ بلکہ پچھلے دن یا ایک دن بعد سرگودھا کے ایک اور گاؤں چک 152 شمالی میں بھی ہوا۔ وہاں بھی پولیس گئی، لیکن صدر جماعت دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے اور ان سے کہا کہ باوردی پولیس نے خود آنا ہے تو آئے، اور کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ بوڑھے آدمی تھے اور دل کے مریض بھی تھے۔ انہوں نے کہا اگر کوئی آئے گا تو میری لاش پر سے گزر کے اندر جائے گا۔ ان کا نام ملک عطاء محمد صاحب ہے، اور مسلسل اس دوران یہ کلمہ کا ورد بھی کرتے رہے۔ پولیس بہرحال واپس چلی گئی کلمہ نہیں مٹایا۔ لیکن صدر صاحب کے متعلق امیر صاحب ضلع نے لکھا ہے کہ کیونکہ دل کے مریض تھے اس وجہ سے دل کی تکلیف بڑھ گئی۔ گھر گئے ہیں اور طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ اس دوران پورے عرصہ میں کلمہ کا ورد کرتے رہے۔ گھر جا کر ان کو بڑی شدت سے ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰـہِ وَاِنَّـا اِلَیْـہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ کل میں نے ان کا جنازہ ویسے ایک جنازہ کے ساتھ پڑھا دیا تھا۔

پاکستان میں آج کل مخالفت زوروں پر ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی باہر کے احمدی دعا کریں۔ اور پاکستانی احمدیوں کو بھی میں یاد دہانی کرواتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی بقا بھی احمدیوں کی دعاؤں میں ہے۔ اس لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ نام نہاد علماء نے کفر کے فتووں سے اس طرح عوام الناس کیعقلیں چکرا دی ہیں، کہ بالکل ہی ان کی عقل ماردی ہے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے۔ یہ بعض تو ایسے ہیں لوگ جو مجرم ہیں۔ قرآنِ کریم میں ان کا ذکر آتا ہے اور ان علماء کے دستِ راست ہیں۔ ان سے کسی نیکی کی امید رکھنا عبث ہے، فضول ہے۔ لیکن بعض ناسمجھ جنہیں دین کا علم نہیں ہے کم علمی میں مولویوں کی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے اور حقیقت کو سمجھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے نیک فطرت لوگ بھی ہیں جو مولویوں کی ان حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے ملک کو بچانے کے لئے اپنی آواز بلند کریں اور بزدلی چھوڑیں۔ مولوی کو تو اپنی پڑی ہوئی ہے کہ اس کا ممبر قائم رہے جس پر کھڑا ہو کر وہ قوم کو بیوقوف بناتا رہے۔ یہی حال لیڈروں کا ہے۔ پاکستان میں معاشی بدحالی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ ٹی وی پروگراموں میں روز آتا ہے، اخباروں میں روز آ رہا ہے۔ کسی کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ دہشت گردی زوروں پر ہے۔ اس کی بھی کسی کو پروہ نہیں ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ روزانہ دس پندرہ لوگ مر رہے ہیں یا بعض دفعہ اس سے زیادہ۔ آسمانی آفات نے گھیرا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں کوئی سوچنے کو تیار نہیں ہے۔ اب گزشتہ دنوں سے ہنزہ میں جھیل نے ہی اس علاقے میں خوف و ہراس پھیلایا ہوا ہے۔ اور پانی کی سطح غیر معمولی بلند ہوتی چلی جارہی ہے اور ایک جھیل نے کئی جھیلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور کچھ پتا نہیں چل رہا کہ پانی کہاں سے آ رہا ہے۔ ان کے سب اندازے جو ہیں غلط ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کئی دیہات جو ہیں کئی گاؤں پانی کی لپیٹ میں آ گئے ہیں پہاڑی کی طرف اوپر چڑھتے ہیں تو اوپر پانی پہنچ جاتا ہے۔ کہتے ہیں شاہِ قراقرم ڈوب گئی ہے۔ راستے مسدود ہو گئے ہیں۔ اب تو اتنی شدت ہوگئی ہے پانی کی کہ کشتیوں کے ذریعے جو مدد کر رہے تھے اس کو بھی انہوں نے ختم کر دیا۔ پہاڑوں کے اوپر چلتے چلے جارہے ہیں لیکن وہاں تک پانی پہنچ رہا ہے، آہستہ آہستہ وہ بھی پیچھا کر رہا ہے۔ اور اب تو سنا ہے کہ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سے بھی لوگوں کو نکالنا مشکل ہو گیا ہے۔ تو یہ تو وہاں کے حالات ہیں۔ یہ غور کریں یہ سب کچھ کیا ہے؟ اور اب جو پانی کی سطح ہے، وہ اتنی بلند ہو رہی ہے کہ spillway کی خطرناک حد تک پہنچنے کے بعد جو spillway بنایا گیا تھا، وہاں سے اگر بہے گی تو یہ بھی خطرہ ہے کہ اس کو بھی ساتھ بہا کر نہ لے جائے۔ اور جتنا پانی بہے گا وہ پھر نچلے علاقوں میں تباہی پھیلائے گا

اس کا بھی کہتے ہیں کچھ اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ سب باتیں جو ہیں ان کے کانوں پر جوں تک رینگنے کا باعث نہیں بن رہیں۔ ان کو کوئی توجہ نہیں، کوئی فکر نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ فکر ہے تو ایک ہے کہ احمدیوں کے خلاف گند اگلو اور احمدیوں کی مسجدوں سے کلمے مٹاؤ۔ ان کو قتل کرو۔ احمدی کو قتل کرنا تو شہادت کا درجہ رکھتا ہے۔ کیونکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قتل کئے جا رہے ہیں۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے کے باوجود ان کو قتل کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ تم نے دل چیر کر دیکھا تھا کہ کلمہ دل سے پڑھ رہا ہے یا اوپر سے پڑھ رہا ہے؟ آپؐ کے صحابہ کو تو پتہ نہ چلا کہ کلمہ دل سے پڑھا جا رہا ہے یا اوپر سے پڑھا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی رہنمائی تھی ان کو تو پتہ نہ چلا کہ کلمہ کس جگہ سے پڑھا جا رہا ہے۔ یہ دلی کیفیت ہے یا اوپر سے پڑھا جا رہا ہے؟ ان مولویوں کو دل کی کیفیت کا پتہ چل جاتا ہے کہ کلمہ یہ ظاہراً پڑھتے ہیں۔

گزشتہ دنوں دو دن پہلے پھر کراچی میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب گلشنِ اقبال کراچی کے رہنے والے تھے۔ ان کا میڈیکل سٹور تھا، رات کو ساڑھے بارہ بجے دکان بند کر کے اپنے کاروبار سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں ان کو روک کر کنپٹی پر پستول رکھ کر ان کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 48 سال تھی خادم کی حیثیت سے بھی اور بعد میں انصاراللہ میں جانے کے بعد ناصر کی حیثیت سے بھی یہ بڑے ایکٹو (Active) ممبر تھے۔ خاص طور پر قرآنِ کریم کی تلاوت کا ان کو بڑا شوق تھا نظم اور تلاوت کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لیتے رہے۔ نہایت شریف النفس اور فدائی احمدی تھے۔ ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کی والدہ بھی حیات ہیں۔ دو بیٹیاں قرۃ العین عمر 19 سال اور طوبیٰ عمر 14 سال اور ایک بیٹا ہے فائق احمد عمر 17 سال۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدہ کو اور بچوں کو صبر عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ تو یہ سب ظلم جیسا کہ میں نے کہا یہ شہادتیں، یہ تکلیفیں، یہ قتل، یہ کلمے مٹانے، ان مولویوں کے بھڑکانے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

مسلمان اور مؤمن کی تعریف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی ہے وہ تو میں نے بتا دی کہ کیا ہے؟ اب ان قتل کرنے والوں کے بارے میں قرآنِ کریم کیا کہتا ہے؟ فرماتا ہے وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (النساء:94) اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ اور اللہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی۔ اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور پھر احمدی تو ایک طرف رہے، جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ایک دوسرے کی مخالفت میں جو خود تعریف کرتے ہیں، مسلمان کی جو نام نہاد تعریف ہے، اس تعریف کے مطابق جس کو مسلمان کہتے ہیں ان کو بھی قتل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ روزانہ پاکستان میں قتل ہو رہے ہیں۔ ذرا علماء اس بات پر بھی تو غور کریں۔ کسی جرم کے لئے ابھارنے والا اور پلاننگ (Planning) کرنے والا اسی طرح مجرم ہوتا ہے جس طرح وہ عمل کرنے والا مجرم ہے۔ بہرحال ہماری طرف سے تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اور ہم نے ہمیشہ صبر کیا ہے اور صبر کرتے چلے جائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور اللہ تعالیٰ شہیدوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران 170) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

پس شہیدوں کے لئے تو اخروی نعمتوں کا فیضان جاری ہے اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ہمیشہ کی زندگی ان کا مقدر بن گئی ہے۔ لیکن مخالفین کے بارے میں فرماتا ہے کہ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ (الواقعۃ:83) کہ اپنا حصہ رزق تم نے صرف جھٹلانا بنا لیا ہے۔ تم مولویوں کی روٹی بھی اسی لئے ہے اور سیاستدانوں کی بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی جائے آپ کو جھٹلایا جائے۔ گویا یہ ان کا ذریعہ رزق بن گیا ہے۔ ان کا جھٹلانا جو ہے ان کے رزق کا ذریعہ بن گیا ہے اور حقیقی رازق کو وہ بھول چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس جھٹلانے اور قتل کرنے کی سزا کا اعلان خود خدا تعالیٰ نے سورۃ نساء کی جو پہلی آیت میں نے پڑھی ہے اس میں بیان کر دیا ہے۔ پس یہ خوف کا مقام ہے، ان کو کچھ ہوش کرنی چاہئے۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیا میں مخالفت بھی پھیل رہی ہے۔ اور یہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے عین مطابق ہے کہ ہر نبی کی مخالفت ہوئی ہے اور ہوتی ہے۔ پس مسیح موعود کی بھی ہونی تھی اور آپ کے ماننے والوں کی بھی مخالفت ہر اس جگہ ہونی تھی جہاں احمدیت ہے اور مختلف طریقوں سے یہ ہو رہی ہے۔ کہیں زیادہ، کہیں کم۔

آج کل جیسا کہ میں گزشتہ خطبہ میں بتا چکا ہوں مصر میں بھی جماعت کی مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اور اس مخالفت کی وجہ سے حکومت کے بعض ادارے بھی مولویوں کے پیچھے لگ کر اس میں شامل ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو حراست میں رکھا ہوا ہے، اور ان پر الزامات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نعوذ باللہ احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے افضل ہے اور آپ کے بعد نہ کوئی شرعی نبی آ سکتا ہے اور نہ قرآنِ کریم کے بعد کوئی اور شرعی کتاب اتر سکتی ہے۔ پس حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا جو دعویٰ ہے وہ خالصتاً آپؐ کی غلامی میں اور آپؐ سے فیض پاتے ہوئے دعویٰ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث کیا کہ میں اس زمانے میں سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہوں۔ پس اِن پڑھے ہوئے لوگوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ آنکھیں بند کر کے کم علموں کی طرح سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کی بجائے احمدیت کا پیغام تو پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تو دیکھیں پھر اگر الزام ثابت ہوتا ہو تو دکھائیں۔ پہلے ہمارا مؤقف تو سنیں۔ احمدیت کا مؤقف تو سنتے نہیں اور سننے کو تیار بھی نہیں اور یک طرفہ فیصلہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کا خوف کرنا چاہئے اور خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کے لئے خدمات کا مشاہدہ تو کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے احمدیوں کی غیرت اور حمیت کو تو پرکھیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہم ملزم نہیں، آپ لوگ مجرم ہوں گے۔ وہ لوگ مجرم ہوں گے جو بغیر دیکھے ایک فیصلہ ٹھونستے چلے جا رہے ہیں۔ ان علماء کی حالت کا نقشہ تو ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن الفاظ میں کھینچا ہے، وہ میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لے کر آج تک ان نام نہاد علماء کی فطرت اور ان کی حرکتوں میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور وہ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم علمائے اسلام ہیں اور نبی کے دین کے ایک نَر عالم ہیں، سو ہم ان کو ایک سست الوجود اور چارپایوں کی طرح کھانے پینے والے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی باتوں اور قلموں سے کچھ بھی حق کی مدد نہیں کرتے، بجز اللہ جلّ شانہ کے اُن خاص بندوں کے جو تھوڑے ہیں۔ اور اکثر کو تُو ایسا پائے گا کہ اہلِ حق کا کینہ رکھتے ہوں گے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی حق کی بات سن کر ان میں شور و غوغا پیدا نہ ہو۔ وہ نہیں جانتے کہ حق اور صواب کیا چیز ہے؟ وہ فتنہ سے باز نہیں آتے اور حق کے ساتھ باطل باتوں کو ملاتے ہیں تا اپنی نکتہ چینی سے جاہلوں کو دھوکہ میں ڈالیں"۔

اور ان میں سے جو ہم نے ذکر کیا ایک یہی ہے کہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مان کر نعوذ باللہ خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ اور اسی نے کم علم اور معصوم لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا ہوا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: "اور وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اس کو ایک خنّاس سمجھتے ہیں اور مومنوں کو کافر ٹھہراتے ہیں۔ ان کے قدم بجز دروغگوئی کے کسی طرف حرکت نہیں کرتے اور ان کی زبانیں بجز کافر بنانے کے کسی طرف جھکتی نہیں اور نہیں جانتے کہ دین کی خدمت کیا شے ہے۔ انہوں نے حق کو باطل کے ساتھ ملایا اور دیدہ و دانستہ ہم پر افتراء کیا۔ پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایک بڑی مصیبت ہے کہ اس زمانے کے اکثر علماء دیانت اور امانت سے باہر نکل گئے ہیں۔ اور دینی دشمنوں کی مانند کام کر رہے ہیں اور جھوٹ پر گرے جاتے ہیں تا اس کو حق کے حملہ سے بچا لیں"۔ (جھوٹ کو حق سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں)۔ فرمایا: "اور خداوند ذوالجلال کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور عناد رکھنے والوں کی طرح کافروں کو مدد دے رہے ہیں۔ اور اپنے دلوں میں یہ بات بٹھا لی ہے کہ وہی حق پر ہیں حالانکہ سراسر ہلاکت کی راہ پر چلتے ہیں۔ وہ صرف اپنی نفسانی آرزوؤں کو جانتے ہیں اور معانی کو نہیں ڈھونڈھتے اور نہ غور کرتے ہیں۔ سچی بات کو سن کر پھر سرکشی کرتے ہیں گویا وہ موت کی طرف بلائے جاتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ دنیا سخت بے وفا اور زمانہ منہ کے بل گرنے والا ہے پھر دنیا پر عاشقوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور بعض ان کے کام وہ ہیں جو گھر میں کرتے ہیں اور بعض وہ کام ہیں جو دکھلانے کے لئے ہیں"۔ یعنی گھر میں کچھ اور ہیں باہر کچھ اور ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے گھروں کی ایک مثال دی ہوئی ہے۔ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب بڑے وعظ کر رہے تھے اور اسلام کی خاطر مالی قربانی کی تحریک کر رہے تھے اور ان کی بیوی بھی یہ سن رہی تھی اور اس پُر جوش تقریر کو سن کر بڑی متاثر ہوئی اور گھر آ کر اپنے سونے کے کڑے اور زیور اتار کر مولوی صاحب کو دیا کہ یہ میری طرف سے اس تحریک کے لئے ہیں۔ مولوی نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ آپ نے اتنی شدت سے تحریک کی تھی کہ میں بھی جذباتی ہو گئی تھی اور میں یہ پیش کر رہی ہوں۔ تو مولوی صاحب کا جواب تھا یہ تمہارے لئے تھوڑا تھا یہ تو دوسروں کے لئے تھا۔ تو یہ ان کے حال ہیں۔ فرمایا: "سو ریاکاروں پر واویلا ہے۔ انہوں نے خوب دیکھ لیا کہ کافروں کا فساد کیسا بڑھ گیا۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ دین شریروں کا نشانہ بن گیا"۔ یہ سب جو غیروں کی بھی جرأت بڑھتی جا رہی ہے، یورپ میں بھی اور بعض جگہ جو ویب سائٹس پہ اخباروں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مواد دیا جاتا ہے، یا اب پاکستان میں facebook بند کر دی گئی ہے۔ facebook پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ بیہودہ چیزیں دی گئی ہیں۔ تو یہ صرف اس لئے ہے کہ ان سب کو پتہ ہے کہ مسلمان ایک نہیں ہیں اور جو چاہے کر لو یہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور بڑی جلدی بِکنے والے ہیں۔ اور زمانے کا امام جو مردِ میدان بن

کرآیا ہے جو اسلام کے دفاع کے لئے آیا ہے اس کی مدد کرنا نہیں چاہتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ کافروں کا فساد کیسا بڑھ گیا ہے۔ یہ خوب دیکھتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ ''دین شریروں کا نشانہ بن گیا۔ اور حق بدکاروں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ پھر غافلوں کی طرح پڑے سوتے ہیں اور دین کی ہمدردی کے لئے کچھ بھی توجہ نہیں کرتے۔ ہر ایک دکھ دینے والی آواز کو سنتے ہیں۔ پھر کافروں، ناپاکوں کی باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور ایک ذی غیرت انسان کی طرح نہیں اٹھتے بلکہ حمل دار عورتوں کی طرح اپنے تئیں بوجھل بنا لیتے ہیں حالانکہ وہ حمل دار نہیں۔ اور جب کسی نیکی کی طرف اٹھتے ہیں تو سست اور ڈھیلے اٹھتے ہیں۔ اور تو محنت کشوں کے لچھن ان میں نہیں پائے گا۔ اور جب کوئی نفسانی حظّ دیکھیں تو تُو دیکھے گا کہ اس کی طرف دوڑتے بلکہ اچھلتے چلے جاتے ہیں''۔ (انسانی خواہشات کی طرف اچھلتے ہیں)۔ فرمایا: ''یہ تو ہمارے بزرگ علماء کا حال ہے۔ مگر کافر تو اسلام کو مٹانے کے لئے سخت کوشش کر رہے ہیں اور ان کے تمام مشورے اسی مقصد کے لئے ہیں اور باز نہیں آتے''۔

(منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 177 تا 179)

علماء کی حالت کا نقشہ کھینچ کر اور اسلام کی حالت کا بیان کر کے یہ درد کا اظہار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے؟ اور کیا ان کو کرنا چاہئے؟ اور کیا ان کے عمل ہیں؟ آپ نے یہ لکھ کر صرف علماء پر اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ جیسا کہ ہم تو جانتے ہیں کہ 80 سے زائد کتابیں اسلام کے دفاع میں لکھیں۔ علماء کو بھی حق کا راستہ دکھانے کی کوشش کی۔ ہر مذہب کو مقابلے پر بلایا اور اسلام کی بالادستی ثابت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اپنے ماننے والوں کے دلوں میں قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کے لئے اپنی جان ہلکان کی۔ اپنے پیچھے ایسی جماعت چھوڑی جو اس مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ آپ کے کارناموں کا ہر انصاف پسند نے اقرار کیا۔

آپ کی وفات پر جو غیروں نے اظہار کیا اس میں سے ایک نمونہ مَیں پیش کرتا ہوں۔ مولانا ابوالکلام آزاد ایک مسلمان لیڈر تھے، احمدی نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر لکھا کہ

''مرزا صاحب کی اس رِحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی، خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست و پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے''۔ یہ تو ان کا خیال تھا بہرحال، ان کو یہ نہیں پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت تھی اور آپ کا جو خزانہ تھا، جو ہمیں دے گئے ہیں وہ آج تک مخالفین کے منہ بند کرتا چلا جا رہا ہے۔

پھر یہ آگے لکھتے ہیں: ''مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا، قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے، ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے کہ وہ وقت ہرگز لوحِ قلب سے نَسْیًا مَنْسِیًّا نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالمِ اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے، اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے''۔ (مسلمانوں ہی کا کام تھا جو اسلام کی حفاظت کرنا۔ وہ تو اپنے قصوروں کی وجہ سے صرف سسک رہے تھے۔ کچھ کر نہیں سکتے تھے کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اسلام کے دفاع کا کام کیا۔)۔ پھر لکھتے ہیں: ''اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے۔ یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفانِ حقیقی کو سرِ راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی''۔ اسلام کی جو عرفان کی روشنی تھی اس عیسائی دنیا کو اپنے لیے اپنے راستے میں اپنی ترقی کے راستے میں روک سمجھ کر مٹانے کے درپے تھی۔ ''اور عقل اور دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑی تھیں''۔ ساری عقلیں بھی ان کے ساتھ تھیں، دولتیں بھی ان عیسائی مشنوں کے ساتھ تھیں۔ ''اور دوسری طرف ضعفِ مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپوں کے مقابلے پر تیر بھی نہ تھے''۔ وہ تو توپیں لے کر آئے ہوئے تھے۔ یعنی اپنی دولت اور کتابوں اور دلیلوں کے ساتھ اور مسلمانوں کی حالت یہ تھی اب مسلمانوں کے پاس ایک تیر بھی نہیں تھا'' اور حملہ آور اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا''۔ نہ حملے کرنے کی طاقت تھی، نہ دفاع کرنے کی طاقت تھی۔ آگے کہتے ہیں کہ ''مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا''۔ ایک حصہ کیا۔ یہ سارے کا سارا جو کام ہے، مرزا صاحب کو ہی حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ہی حاصل ہوا۔ مسلمانوں ہی نے نہیں، جو مسلمان تھے حقیقت پسند مسلمان تھے، جیسا کہ ایک میں نے بیان کیا ہے، انہوں نے ہی تعریف نہیں کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کام کی بلکہ غیر مسلم بھی آپ کے کام سے خوفزدہ تھے۔

آپؑ اسلام کے ایک عظیم جرنیل تھے۔ آپ کی تعلیم نے عیسائیت کی ترقی کی راہیں روکیں۔ اور عیسائیوں کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ان کی ترقی نہ صرف ہندوستان میں، بلکہ افریقہ میں بھی جماعت احمدیہ نے جو اسلام کے پیغام کا طریق اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے رک گئی ہے۔ اس کے دو نمونے پیش کرتا ہوں۔

امریکی مشن کے پادری مسٹر ویورڈ گار نے لکھا ہے کہ:

جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے جو اسلامی کمک یہاں پہنچی ہے (سیرالیون میں) اس نے لکھا ہے اس سے روکوپور کے نواحی علاقے (روکوپور ایک سیرالیون کا شہر ہے) میں اس جماعت کی مضبوط مورچہ بندی ہو گئی ہے اور اب عیسائیت کے مقابلہ میں تمام تر کامیابی اسلام کو نصیب ہو رہی ہے۔ مثال کے طور پر اس مقابلہ کی صف آرائی کے نتیجہ میں تھوڑا عرصہ ہوا، شہر کامیہ میں امریکن عیسائی مشن بند کرنا پڑا۔ (اخبار ویسٹ افریقن فروری 1947ء)

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 450 جدید ایڈیشن)

پھر ایک اور عیسائی مصنف ہیں ایس جی ولیم سن، غانا یونیورسٹی کے پروفیسر اپنی کتاب کرائسٹ اور محمدؐ میں لکھتے ہیں کہ غانا کے شمالی حصے میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصہ میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرضِ خطر میں ہے۔ (خطرے میں آ گیا ہے)۔ اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً یہ صورتِ حال عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہو گا یا صلیب کا؟'' اور انشاء اللہ تعالیٰ ہلال کا ہی غلبہ ہونا ہے۔ (تعارف کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ XiV-XV)

آپؑ (حضرت مسیح موعودؑ) اپنی حالت کے بارے میں فرماتے ہیں، کیا درد ہے کہ:

''میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں، بلکہ میں اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا کہ میں اُس (یعنی خدا) کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں۔ مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پروا۔ میرے لئے یہ بَس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا، وہ مَیں سب لوگوں پر ظاہر کروں۔ اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا وہ دوسروں کو بھی دوں۔ اور دعوتِ مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں۔ میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کے لئے مستعد ہوں اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں۔ .... اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا''۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 520-519)

پس کیا ایسے شخص کے بارے میں یہ بیہودہ الزام لگایا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سمجھتا ہے۔ اور اس کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچا ہے؟ ہم ہی ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حقیقی معنی کو سمجھنے والے ہیں۔ ہم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختمِ نبوت کو سمجھنے والے ہیں۔ وقتاً فوقتاً احمدیوں پر الزام تراشی کرتے ہوئے ہمارے خلاف جو نام نہاد علماء مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان حقائق کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو چاہئے کہ دیکھیں اور پرکھیں۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے، احمدی اپنی جانوں کو تو قربان کر سکتے ہیں لیکن کبھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حقیقی معنی سمجھ کر پھر اس سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ یہ جو کلمے مٹائے جاتے ہیں، یہ جو کلمے کی حفاظت کے نام پر احمدیوں کو جیلوں میں ڈالا جاتا ہے، جو کلمے کے نام پر احمدیوں کو شہید کیا جاتا ہے یہی کلمہ مرنے کے بعد ہمارے حق میں خدا تعالیٰ کے حضور گواہی دے گا کہ یہی حقیقی کلمہ گو ہیں۔ اور یہی کلمہ احمدیوں پر ظلم کرنے والوں اور ان کو شہید کرنے والوں کے بارے میں قتلِ عمد کی گواہی دے گا۔ پس ہم خوش ہیں کہ جنت کی خوشخبری دے کر اللہ تعالیٰ ہمیں دائمی زندگی سے نواز رہا ہے۔ پس جہاں شہداء دائمی زندگی کی خوشخبری پا رہے ہیں وہاں ہم سب جو ہیں اور ہم میں سے ہر ایک جو ثباتِ قدم کا مظاہرہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے پیار کو یقیناً جذب کرنے والا ہے۔ پس اس روح کو کبھی مرنے نہ دیں۔ کبھی مرنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج میں اس شہید کا جنازہ بھی ابھی جمعہ کے بعد پڑھوں گا۔ اور ملک عطاء محمد صاحب کو بھی بیچ میں شامل کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے مصر کے ایک احمدی احمد محمد حاتم حلمی شافعی یہ 20 مئی کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے جوانی کی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی 20، 22 سال کی عمر تھی۔ یہ ڈاکٹر محمد حاتم صاحب کے بڑے بیٹے تھے، اور حلمی شافعی صاحب مرحوم کے پوتے تھے۔ حلمی شافعی صاحب کو تو سارے جانتے ہیں۔ یہ لقاء مع العرب میں ان کے کافی پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ریکارڈ

ہوئے ہوئے ہیں۔ یہ بچپن سے معذور تھے۔ اور wheel chair پر تھے۔ لیکن اس کے باوجود بڑے صبر سے اپنی بیماری برداشت کرتے رہے اور اپنی والدہ کو بھی کہتے تھے کہ میں صبر سے سب کچھ برداشت کرتا ہوں پریشان نہ ہوں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں حیران ہوتی تھی ان کا صبر دیکھ دیکھ کے۔ اور تسلی جب ان کو دلائی جاتی، جب بیماری ان کی بڑھی ہے، تو خود ہی اپنی والدہ کو، اپنے عزیزوں کو بڑی تسلی دیا کرتے تھے۔ والدہ نے کہا کہ سب بہن بھائیوں سے بڑھ کر یہ ہماری اطاعت کرنے والے تھے۔ اور ان کے والد ڈاکٹر حاتم شافعی صاحب جو ہیں، میں نے ذکر کیا ہے مصریوں کا، کہ ان کو جیل میں رکھا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ اور حاتم صاحب صدر جماعت بھی ہیں۔ تو وہ جیل میں تھے جب یہ فوت ہوئے ہیں۔ باوجود معذوری کے، معذور تو تھے لیکن بزنس کی ڈگری انہوں نے لی ہے، پڑھتے رہے ہیں۔ کمپیوٹر کے کورس کئے ہوئے تھے۔ اور یہ بڑا ارادہ رکھتے تھے کہ اپنے دادا مرحوم کی طرح جماعتی لٹریچر میں ان کی مدد کریں گے۔ خلافت سے بڑی محبت کا تعلق تھا، میرے اس عرصے میں گزشتہ دو دفعہ یہاں جلسہ میں بھی آ چکے ہیں۔ والدہ یہ کہتی ہیں کہ وفات کے وقت ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّۃَ، اور پھر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہا۔ گردے فیل ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے سے ڈائی لیوسز (Dialysis) کے لئے جاتے تھے۔ والد ان کے اسیرِ راہِ مولیٰ ہیں اور ابھی جیل میں ہی ہیں، وہ تو ان کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند کرے۔ اور والدین کو اور عزیزوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ و اپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

Med ہوٹل سے Turin کے لئے روانگی۔ کفن مسیح کی نمائش کے صدر اور پادریوں کی کونسل کے اہم رکن کی طرف سے استقبال اور خصوصی انتظامات کے تحت 'کفن مسیح' کی قریب سے زیارت کا اہتمام۔ کفن مسیح کا تعارف اور مختصر تاریخ۔ نمائش کے صدر اور ایک اور مستشرق نے ملاقات میں حضرت مسیح ناصری کی زیارت، احمدیت کے تعارف، حضرت مسیح موعودؑ کی آمد جیسے اہم موضوعات پر گفتگو اور سوال و جواب، مذہبی مدرسے کی لائبریری کی سیر۔

صدر جماعت احمدیہ اٹلی کو لٹریچر کی ضروریات اور لائبریری کے قیام کے سلسلہ میں اہم ہدایات۔ عرب احمدیوں سے ملاقات

(اٹلی میں حضور انور کی مصروفیات کی چند جھلکیاں)

(رپورٹ: منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

چھٹی قسط

19/اپریل 2010ء

سوموار کے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائش گاہ (Hotel Med) میں ساڑھے پانچ بجے نماز فجر پڑھائی۔ یہ اس جگہ قیام کا آخری دن تھا۔ یہاں سے Turin اور پھر وہاں سے اگلے دن سوئٹزرلینڈ روانگی کا پروگرام طے ہے۔ اپنے پیارے امام ہمام کے عشق میں مخمور احباب جماعت الوداعی زیارت اور دعا میں شمولیت کیلئے صبح سے ہی ہوٹل کے آس پاس اکٹھے ہونے شروع ہو گئے تھے۔

جماعت اٹلی سے الوداعی ملاقات

ہوٹل کے باہر کچھ لجنہ و ناصرات اور چھوٹے بچے اور بچیاں ایک طرف قطاروں میں کھڑے ہو کر نظمیں پڑھ رہے تھے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی میزبانی، دیدار اور قربت کا شرف نصیب ہوا۔ لیکن ساتھ ہی ان میں سے اکثر چہرے غم جدائی کے تصور سے مرجھائے ہوئے بھی نظر آتے تھے کہ "جانے پھر کب آویں یہ دن اور یہ بہار"۔ بہرحال سبھی فرقت کے لمحات قریب تر آنے کی وجہ سے افسردہ خیالات اور سوچوں میں ڈوبے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ اللہ ان کے اس محبت و اخلاص پر اپنی قدر کی نگاہیں ڈالتے ہوئے انہیں ایمان و یقین میں اور بڑھائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً 10:00 بجے باہر تشریف لائے اور از راہ شفقت پہلے لجنہ و ناصرات اور چھوٹے بچوں کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں کھڑے ہو کر ان کی نظمیں سنتے رہے۔ پھر آپ نے حاضر احباب سے مصافحہ فرمایا اور اٹلی کی جماعت اور خدام کی نیشنل مجالس عاملہ نیز دوسرے خدمت کرنے والے کارکنان کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس دوران ہوٹل کے دونوں مالک بھی ایک طرف پیچھے کھڑے ہو کر یہ سب مناظر دیکھ رہے تھے اور بے حد متأثر نظر آتے تھے۔ جب سب احباب جماعت کے ساتھ تصویریں ہو چکیں تو حضور انور ایدہ اللہ ان کے دلی جذبات کی قدر کرتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اور ہوٹل کی لابی میں لے جا کر ان دونوں کے ساتھ بھی تصویریں بنوائیں۔ ان کے ہوٹل میں قیام کے دوران ایسے لگتا تھا کہ گویا انہوں نے اپنے سارے ہوٹل کا کنٹرول جماعتی کارکنان کے ہاتھ میں دیدیا ہوا ہے۔ چنانچہ جب بھی ان سے کسی چیز کی بابت بات کرتے تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ یہ آپ کا اپنا گھر ہے جو چاہے کرو۔ ان کے اسی اخلاص کا نتیجہ ہے کہ ایک دن حضور انور نے عاجز سے فرمایا کہ ہوٹل میں تو ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے گھر میں رہ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس ہوٹل کے ان دونوں مالکوں کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ہمارے پیارے آقا کو وہاں اتنا سکھی رکھا اور ان کے ہر آرام کا خیال رکھا۔

قبل ازیں ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ آپ کے حضور تو بہت ہی عظیم شخصیت ہیں اور ہم ان سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ لوگ پھر دوبارہ بھی یہاں آ کر ہمارے پاس ٹھہریں گے۔ یہ بات کہنے والے Mr. Eligeno Vacca تھے۔ ان کے یہ فقرے محض رسمی کلمات پر مشتمل نہیں تھے بلکہ ان کے دل کی کیفیت کی عکاسی کرتے تھے۔ کیونکہ قبل ازیں جب ان سے ہمارے منتظمین نے حفاظتی ڈیوٹیوں کے بارہ میں بات کی تھی تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ ویسے تو میں سارا دن یہاں موجود ہوں اور سب پر میری نظر ہے اور کوئی میری نعش سے گزر کر ہی ان تک پہنچ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر آپ سکیورٹی ضروری سمجھتے ہیں تو جہاں چاہیں اپنے لوگوں کو کھڑا کریں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پیارے آقا کے بارہ میں ان کا مذکورہ بالا اظہار ان کی دلی کیفیت کا مظہر تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور ایدہ اللہ کی اٹلی سے روانگی کے بعد ہمارے صدر جماعت محترم عبدالفاطر ملک صاحب اور ان کی اہلیہ جب ان کا شکریہ ادا کرنے کیلئے انہیں ملنے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ سب سے مل کر بہت خوش ہیں۔ His Holiness کا یہاں قیام فرمانا ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ انہیں مل کر ہمیں خدا مل گیا ہے۔ اللہ کرے کہ خدا حقیقت میں بھی انہیں مل جائے اور خدائے واحد و یگانہ کے مؤحد بندوں میں ان کا شمار ہو۔ آمین

Turin کے لئے روانگی

اس کے بعد حضور انور گاڑی کے پاس تشریف لائے اور لمبی اجتماعی دعا کے بعد آپ دس بج کر 20 منٹ پر اپنے قافلہ کے ہمراہ Turin کیلئے روانہ ہوئے جو ہوٹل سے تقریباً 400 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع اٹلی کا تیسرا بڑا صنعتی شہر ہے۔ یہ شہر کفن مسیح (Shroud of Turin)، آرٹ گیلریز، گرجا گھروں، عجائب گھروں، پارکوں، باغات اور تھیٹرز کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس سفر کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کے دو عجائب گھروں کا خصوصی طور پر مشاہدہ فرمایا۔ ان میں سے ایک تو Museo dela Sindone ہے۔ ٹیورین کا یہ میوزیم Shroud of Turin کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ جبکہ دوسرا میوزیم Museo Egizio ہے جو کہ قاہرہ کے بعد مصری نوادرات کی Collection کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا میوزیم ہے۔

ہوٹل Med سے روانگی کے بعد 208 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے قافلہ 12 بج کر 22 منٹ پر ہائی وے 21 پر Stradella شہر کے قریب AGIP کے پیٹرول پمپ پر 15/20 منٹ کیلئے رکا اور پھر آگے روانہ ہو گیا۔ ڈیڑھ بجے کے لگ بھگ ASTI شہر کے قریبی گاؤں Palucco میں ایک پیزا (Pizza) ریسٹورنٹ پر ہم نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کیلئے رکے۔ یہ ریسٹورنٹ ایک مراکن فیملی کا تھا۔ اسی شہر میں رہنے والے تین احمدی مراکن خدام بھی پہلے سے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔ دو بج کر 40 منٹ پر قافلہ یہاں سے روانہ ہوا اور ساڑھے تین بجے کے قریب ٹورین شہر کے ایک ہوٹل

La Meridien Lingotto پہنچا جہاں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جگہ پر پہلے Fiat کی کاریں بنانے کی فیکٹری ہوا کرتی تھی لیکن اب اسے ہوٹل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس ہوٹل کے مینیجر Mr. Davide Spriano نے ایک خاتون سٹاف ممبر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

کفن مسیح کی زیارت

کچھ دیر آرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کفن مسیح کی زیارت کیلئے اندرون شہر کی جانب روانہ ہوئے جو کہ ایک بڑے چرچ سے ملحقہ میوزیم میں محفوظ ہے اور جسے Cappella Della Sacra Sindone یعنی Chapel Of The Holy Shroud کہتے ہیں۔

ٹورین کی مختلف گلیوں میں سے گزرنے کی وجہ سے ہماری رفتار کافی آہستہ تھی جس کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فکر کے ساتھ محترم صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا ہم وقت پر پہنچ جائیں گے؟ دیر تو نہیں ہو جائے گی؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ کفن مسیح کی زیارت کا انتظام کرنے والی Co ordinater کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے اور انہیں علم ہے کہ چند منٹ کی تاخیر ہو جائے گی۔ تو پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مطمئن ہو گئے۔ بالآخر جب قافلہ اس چیپل کے پاس پہنچا تو وہاں پروٹوکال پولیس اور سیکیورٹی کے لوگ موجود تھے۔ ان دنوں میں چونکہ کفن مسیح کی نمائش ہو رہی ہے اس لئے لوگوں کی بھی بڑی کثرت تھی جو دنیا بھر کے مختلف ملکوں سے اس مقدس کفن کو دیکھنے کیلئے وہاں پہنچے ہوئے تھے۔

نمائش کے صدر Monsignor Ghiberti جو وہاں کے پادریوں کی کونسل کے بڑے پادریوں میں شمار ہوتے ہیں، وہ خود اور Coordinator Dottoressa Gamba حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کیلئے چرچ کے باہر کھڑے تھے۔ حضور انور کے تشریف لانے پر Monsignor Ghiberti نے آپ کو خوش آمدید کہا اور پھر پبلک راستہ کی بجائے ایک دوسرے راستہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے قافلہ ممبران کو اندر لیجایا گیا جہاں سب سے پہلے ایک بڑے کمرے میں ایک سکرین پر کفن کے بارہ میں تعارفی فلم دکھائی گئی۔ جس میں ہر عکس کے بارہ میں ساتھ کے ساتھ بتایا گیا کہ یہ کس عضو کا عکس ہے۔ Close up کر کے بتایا گیا کہ یہ چہرہ ہے، یہ ہاتھ ہیں، یہ پاؤں ہیں، یہ جسم کا فلاں حصہ ہے اور یہ فلاں۔

اس کے بعد نمائش کے صدر صاحب نے خود بھی کفن کے متعلق اظہار خیال کیا اور بتایا کہ چودھویں صدی سے تو اس کفن کی تاریخ کا ریکارڈ موجود ہے لیکن بعض شواہد ایسے بھی سامنے آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پانچویں صدی عیسوی میں یہ کفن کہاں کہاں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اسے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس پر کسی بہت بڑے Saint (بزرگ) شخص کا عکس ہے اور اگر اس کپڑے کی تاریخ وغیرہ پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا عکس ہے۔ ان کی باتوں کا محترم فاطر ملک صاحب نے اٹالین سے اردو میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا لیکن وہ چونکہ اپنے عیسائی عقیدہ کے مطابق باتیں بتا رہے تھے، اس لئے محترم فاطر ملک صاحب کو ترجمہ کرنے میں الجھن ہو رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے آہستہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ تو ٹھیک نہیں بتا رہے۔ اور میں نے جس طرح انہوں نے کہنا ہے اسی طرح ترجمہ کرنا ہے۔ تو حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ اسی طرح ترجمہ کر دیا کریں لیکن ساتھ کہہ دیا کریں کہ ''یہ کہتے ہیں''۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کو ایک چھوٹے کمرے میں لیجایا گیا جہاں چرچ والوں نے کفن مسیح کا ایک 3D ماڈل بنا کر رکھا ہوا ہے۔ اس کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ ماڈل بینائی سے محروم لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے تاکہ وہ اس کو ہاتھ لگا کر Holy Shroud کو Feel (محسوس) کر سکیں۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ کو مع قافلہ ایک رستہ سے گزار کر چرچ کے سائیڈ والے دروازہ کی طرف لیجایا گیا جہاں سے حضور انور ایدہ اللہ چرچ کے مرکزی بڑے ہال میں داخل ہوئے۔ اس ہال میں سامنے کی طرف 10/12 فٹ اونچے سٹیج کی طرح کی ایک جگہ پر شیشے کے ایک بہت بڑے بکس یا فریم میں چوڑائی کے رخ ''کفن مسیح'' کی نمائش کی جا رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس ڈبے کے اندر بعض گیسز چھوڑی جاتی ہیں تاکہ یہ کپڑا خراب نہ ہو۔ اس ہال میں تین مختلف گلیاں بنی ہوئی تھیں جن میں سے گزرتے ہوئے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ انہوں نے باقی لوگوں کا کچھ دیر کیلئے ہال میں آنا روک کر اس بکس کے قریب ترین گلی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے قافلہ کے ساتھ عین اس جگہ کے سامنے قدرے اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر کافی دیر تک کفن دیکھنے کا موقعہ مہیا کیا۔ یہ فریم پیچھے سے روشنی پڑنے کی وجہ سے اندر سے کافی روشن تھا جس کی وجہ سے سارے نقوش نمایاں نظر آتے تھے جب کہ چرچ کے اس ہال کے باقی حصوں میں روشنی کافی مدہم تھی۔ اس پلیٹ فارم یا سٹیج کے دونوں طرف یونیفارم میں ملبوس فوجی سیدھی تلواریں سونتے چاق و چوبند کھڑے تھے۔ ان کے علاوہ بھی دونوں طرف کافی سکیورٹی تھی اور انتظامیہ کے لوگ بھی موجود تھے۔ اس دوران ہمارے فوٹو گرافر اور ایم ٹی اے کے کارکنان اس کی تصاویر اور ویڈیو بناتے رہے جس کیلئے انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ کے استفسار پر خصوصی اجازت دی تھی حالانکہ دوسروں کیلئے وہاں اس کی قطعاً کوئی اجازت نہیں اور جگہ جگہ No Photography اور No Flash وغیرہ کے سائن بورڈ آویزاں تھے۔

کفن مسیح کی زیارت کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ شیشے کے Box میں اسے کیسے چپکایا گیا ہے تو محترم فاطر ملک صاحب نے بتایا کہ یہ ایک base پر چسپاں ہے اور اس base کو اس شیشے کے box میں رکھا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اس میں خاص قسم کی gases inject کی جاتی ہیں تاکہ اسے نقصان نہ ہو۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کفن مسیح پر ہاتھوں کا عکس نظر نہیں آتا؟ تو محترم صدر صاحب نے بتایا کہ کفن مسیح کے بائیں جانب جسم کے سامنے کی طرف درمیان میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا نظر آتا ہے۔

اس کی زیارت کے بعد Monsignor Ghiberti نے حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ اگر آپ Visitor's Book پر دستخط فرما دیں تو یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہو گی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ان کی یہ درخواست بخوشی قبول فرمائی۔ اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے ساتھیوں کو چرچ کے مین ہال کے ساتھ والے ایک کمرے میں لیجایا گیا جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے Visitor's Book پر حسب ذیل طرز اور ترتیب سے دستخط ثبت فرمائے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انگلش میں اپنے دستخط فرمائے۔

Mirza Masroor Ahmad

Head Of Ahmadiyya Muslim

Community

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کو اس چرچ کے بالکل قریب واقع Vatican کی ملکیت ایک یونیورسٹی کے تھیالوجی کالج میں لیجایا گیا۔ لیکن اس کے بارہ میں کچھ بتانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "کفن مسیح" کی تاریخ اور اس کے متعلقہ دیگر امور کے بارہ میں کچھ باتیں ہدیۂ قارئین کی جائیں۔

کفن مسیح کی مختصر تاریخ

Shroud of Turin یعنی کفن مسیح Linen یعنی السی کے ریشے کا وہ کپڑا ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد اس میں لپیٹ کر ایک کمرہ نما قبر میں رکھا گیا تھا۔ یہ کپڑا اٹلی کے شہر Turin میں 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ چلا آ رہا ہے۔ اس کپڑے کی لمبائی 4.42 میٹر جبکہ چوڑائی 1.13 میٹر ہے اور اس کا وزن تقریباً 2.45 کلوگرام بتایا جاتا ہے۔

مذہبی محققین کے مطابق اس رِدَاء (چادر) کو 40ء میں یروشلم سے اڈیسہ (Edessa) لایا گیا جو ترکی میں واقع ہے اور آجکل عرفہ کے نام سے ایک مشہور شہر ہے اور یروشلم سے تقریباً 400 میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ وہاں اس کو حفاظت کیلئے Keramion نامی ایک جگہ پر رکھا گیا جہاں سے یہ پانچ صدیوں بعد دوبارہ دریافت ہوا۔ اس بارہ میں دو روایات بیان کی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ فارس کے بادشاہ خسرو دوم (خسرو پرویز) نے جب چھٹی صدی عیسوی کی ابتدا میں اڈیسہ پر حملہ کیا تو اس وقت یہ دریافت ہوا۔ جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ 525ء میں اڈیسہ میں تباہ کن سیلاب کی وجہ سے شہر کی فصیلیں کافی زیادہ تباہ ہو گئیں تو ان کی مرمت کے دوران یہ دریافت ہوا تھا۔ مسلمانوں نے جب ان علاقوں کو فتح کیا تو یہ چادر ان کے قبضہ میں آ گئی اور عباسی خلیفہ المتقی باللہ کے زمانہ میں 331ھ تک ان کے پاس رہی۔

مشہور مسلمان مؤرخ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں لکھا ہے کہ 943ء بمطابق 331ھ میں بازنطینی بادشاہ روم Romanous Lecapenus نے عباسی خلیفہ المتقی باللہ سے درخواست کی کہ اگر وہ اَلرُّھَا یعنی اڈیسہ کے گرجا گھر سے حضرت مسیح علیہ السلام کی مقدس رِدَاء یا مندیل ہمیں دیدیں تو اس کے بدلہ میں وہ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے گا۔ اس پر علماء اور فقہاء نے متفقہ فیصلہ دیا کہ یہ کفن شاہ روم کو قسطنطنیہ بھیج دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(تاریخ الکامل لابن الاثیر جلد 8 ص 131)

قسطنطنیہ میں اسے تقریباً 1204ء تک مختلف اوقات میں حسبِ ذیل تین جگہوں پر رکھا گیا۔

1.Church of St. Marry Blachernae

2.Hegia Sopia 3.Chapel of Pharas in Boucoleon Palace

1204ء سے تقریباً 150 سال تک یہ کپڑا یونان کے دارالحکومت ایتھنز میں رہا اور 1352ء کو فرانس کے شہر Lirey میں لایا گیا۔ 1452ء کو یہ متبرک کپڑا نواب Louis Savoy اوّل کو تحفۃً پیش کیا گیا اور 1578ء تک Chambery میں اسی نواب کے خاندان کی ملکیت رہا۔ اسی دوران 1532ء میں چرچ میں جہاں اس کو چاندی کے صندوق میں رکھا گیا تھا آگ لگ گئی اور صندوق کا ایک حصہ آگ کی حدت سے پگھل گیا۔ پگھلی ہوئی چاندی تہہ کئے ہوئے کفن کے ایک کونے پر گری اور کفن کو نقصان پہنچا۔ Chambery کے راہب خانہ کی ایک راہبہ Poor Clare کو اس کی مرمت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس نے جلا ہوا حصہ بڑی احتیاط سے الگ کر کے اس کی جگہ نیا کپڑا سی دیا۔ کفن پر لمبائی کے رخ اوپر سے نیچے تک ڈائمنڈ شکل کے نشان واضح طور پر نظر آتے ہیں جو اس کے جلنے کے بعد مرمت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ St. Charles Borromeo کو جب کفن مسیح کی Chambery (فرانس) میں موجودگی کا علم ہوا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ الپس کے پہاڑی سلسلہ کو پیدل کراس کر کے اس کفن کی زیارت کیلئے جائے گا۔ St. Charles کو اس مشقت سے بچانے کیلئے 1578ء میں Emmanuel Fillberto اس کفن کو فرانس سے Turin (اٹلی) لے کر آیا تاکہ St.Charles اس متبرک کفن کی زیارت کر سکے۔ تب سے یہ کفن اٹلی کے شہر Turin میں موجود ہے اور اس کو St. John Baptist نامی کیتھڈرل میں رکھا ہوا ہے۔

ایک دوسری رائے کے مطابق 1204ء میں جب چوتھی صلیبی جنگ ہوئی تو اس وقت اسے فرانس منتقل کر دیا گیا جہاں یہ 1578ء تک رہا۔ اس عرصہ کے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دوران 3اور4 دسمبر 1532ء کی درمیانی شب اچانک اس جگہ آگ لگ گئی جس سے اس کا کنارہ کچھ جل گیا۔ 1535ء میں جنگ کے سبب اسے پہلے Nice اور پھر Vercellie میں بغرض حفاظت منتقل کیا گیا۔ جہاں سے یہ 1561ء کو دوبارہ Chambery فرانس واپس لایا گیا۔ 1578ء کو میلان کے آرچ بشپ Charles Borromeo کی خواہش پر اس کو زیارت کی غرض سے Turin بھیج دیا گیا پھر یکم جون 1694ء کو مستقل طور پر اٹلی کے شہر Turin کے ایک گرجے میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں یہ 400 سال سے زائد عرصہ سے محفوظ ہے۔ اس کفن پر چار قسم کے نشان نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک کپڑے پر آگ کے نشانات ہیں۔ دوسرے کفن پر دو متوازی لکیریں دکھائی دیتی ہیں جن پر تقریباً 29 تکونے سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ نشان پگھلی ہوئی دھات کے ہیں جو 1532ء میں لگنے والی آگ کے نتیجہ میں کفن پر لگے۔ تیسرے اس پر پانی کے نشان ہیں جو 1532ء میں لگی آگ کو بجھانے میں استعمال کیا گیا۔ چوتھے کفن کے درمیان میں انسانی جسم کے نشانات دکھائی دیتے ہیں جو جسم کے دونوں طرف کی تصاویر پر مشتمل ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کفن میں لپٹا ہوا وجود لمبے رخ پر لیٹا ہوا ہے جبکہ شبیہ مبارک پر بکھرے ہوئے رنگوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ لیٹے ہوئے وجود کو سخت تکلیف سے نجات ملی ہے۔ اس تکلیف کے اثرات ماتھے، ناک، ٹھوڑی اور سینہ پر بڑے گہرے دکھائی دیتے ہیں۔ کفن میں لپٹا ہوا وجود 170 سینٹی میٹر (پانچ فٹ اور سات انچ) لمبا ہے۔ خون کے نشان خاص طور پر ماتھے اور گردن کی پچھلی جانب، بازو، پاؤں اور سینہ کے دائیں جانب نمایاں ہیں۔ ان اعضاء پر خون کے نشان باقی جسم پر لگے نشانوں سے مختلف ہیں۔ یہ سرخ رنگ کے اور سیدھے ہیں۔ ان نشانوں کے کنارے پھیکے نہیں پڑے بلکہ بڑے واضح ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہتے ہوئے خون کے نشان ہیں جو کفن پر لگا ہوا ہے۔

بہرحال اس وقت سے اس کفن کو عام طور پر ہر 33 سال کے بعد دکھایا جاتا ہے لیکن یہ کوئی ضروری نہیں۔ اس کے دکھانے کا زمانہ مختلف وقتوں میں تبدیل بھی ہوتا رہا ہے۔ اب تک اس کی 9 دفعہ نمائش لگ چکی ہے اور یہ دسویں نمائش ہے جو آجکل جاری ہے۔ 1898ء میں جب اس کی نمائش ہوئی تو ایک ماہر فوٹو گرافر Secondopia نے اس کی تصویر لی تو اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ تصویر میں کچھ انسانی نقوش ظاہر ہوئے ہیں جو کہ مثبت نقوش ہیں۔ جبکہ تصویر میں ہمیشہ منفی نقوش ظاہر ہوتے ہیں۔ اس بھید نے لوگوں کا شوق بڑھادیا کہ وہ ان شبیہی نقوش کو دیکھیں۔ لہٰذا 1931ء کو جب اطالوی حکمران کے ولی عہد Umberto کی شادی ہوئی تو اس وقت اس کی نمائش کی گئی اور انتظامیہ کمیٹی نے کارڈینل فوساطی (Fossati) کے ماتحت ایک نہایت ہی تجربہ کار فوٹو گرافر جوزپے انری (Giuseppe Enrie) کا انتخاب کیا جس نے مئی 1931ء کو تقریباً بیس ہزار کینڈل پاور کے بلبوں کی مدد سے اس کی تصاویر کھینچیں تو حیرت انگیز طور پر نقوش اور بھی واضح شکل میں ظاہر ہوئے۔ پھر ان تصاویر پر چھ ماہرین نے تحقیق کر کے یہ ثابت کر دیا کہ اس کفن پر ظاہر ہونے والی شبیہ نہ تو کوئی پینٹنگ ہے اور نہ ہی اس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل ہے۔ کمپیوٹر کی جدید 3D تحقیق سے بھی یہی بات سامنے آئی ہے کہ کفن پر ابھرنے والی تصویر پینٹ یا عام تصویر نہیں ہے اور یہ امر بھی اس تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر خون کے جو دھبے ہیں وہ بہتے ہوئے انسانی خون کے دھبے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس میں لپٹا ہوا انسان لازماً زندہ تھا۔ اس کفن کے Polan پر تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کا کپڑا فلسطین اور مڈل ایسٹ کے علاقوں سے آیا تھا۔

اس تحقیق نے عیسائی دنیا کو ورطہ ٔحیرت میں ڈال دیا کیونکہ یہ ان کے اعتقادات پر ایک کاری ضرب تھی جنہیں وہ گزشتہ 2000 سال سے مانتے چلے آرہے تھے۔ اس پر چرچ تو خاموش ہو گیا مگر دنیا اس راز کو معلوم کرنے کی جستجو میں لگ گئی۔ لہٰذا 16، 17، 18، جون/1969ء کو دوبارہ اس کی ایک رنگین تصویر اتاری گئی۔ پھر 23 نومبر 1973ء کو پہلی دفعہ اس کی ٹی وی پر نمائش کی گئی۔ اس کفن کے Turin میں آئے ہوئے 400 سال مکمل ہونے پر 26/ اگست سے 18/ اگست 1978ء کے عرصہ کے دوران اس کی نمائش کی گئی۔ 1988ء میں اس کفن کی عمر کا پتہ لگانے کیلئے نمونے لئے گئے۔ 24/فروری 1993ء میں کفن کو عارضی طور پر Turin میں چرچ کے انتہائی محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا تا Guarini چرچ کی مرمت کی جا سکے۔ 11 اور 12/اپریل 1997ء میں جبکہ چرچ کی مرمتیں تقریباً مکمل ہو چکی تھیں تو چرچ میں آگ بھڑک اٹھی۔ کفن کو فائر بریگیڈ والوں نے بچالیا۔ 14/اپریل کو کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا تو کفن کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔ 1998ء میں کفن کی تصویر کھینچنے کی سوسالہ تقریب منعقد کی گئی تو اس کی نمائش ہوئی۔ پھر 12/ اگست تا 22/ اکتوبر 2000ء کو Pope John Paul دوئم نے فیصلہ کیا کہ عیسائیت کی گولڈن جوبلی منائی جائے۔ اس موقعہ پر بھی کفن مسیح کی نمائش لگائی گئی۔ بعدازاں جون تا 23/ جولائی 2002ء کو کفن مسیح کے مرمت شدہ پرانے کپڑے کو اتار کر ہالینڈ کے نئے کپڑے سے اس کی پیوندکاری کی گئی اور آجکل 10/اپریل سے 23/مئی 2010ء تک اس کفن کو پھر نمائش کیلئے رکھا گیا ہے۔ اور پوپ بینیڈ یکٹ (xvi) نے بھی 2/مئی 2010ء کو اس نمائش میں شرکت کی ہے۔

کیتھولک چرچ کی پوری کوشش ہے کہ جو بھی تحقیق کی جائے اس کا نتیجہ ان کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے اس لئے ہر ہونے والی تحقیق کی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ اس کو اصلی ماننے کیلئے بھی آمادہ نہیں اور دوسری طرف اس کو مقدس سمجھتے ہوئے سنبھالا بھی ہوا ہے اور اس کی باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے اور اس کی زیارت کیلئے دور دور سے آنے والے لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ کاربن 14 کے ذریعہ جو اس کا تجزیہ کیا گیا اس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یہ کپڑا 1260 سے 1390 عیسوی کے درمیانی عرصہ کا ہے اس سے زیادہ پرانا نہیں ہوسکتا۔ لیکن دو سال قبل سوئٹزرلینڈ کی مشہور اخبار 20 Minuten میں اس کفن کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ Carbon Dating کیلئے اس کفن میں سے کپڑے کا جو حصہ لیا گیا تھا وہ اس حصہ میں سے تھا جس کو جلنے کے بعد مرمت کیا گیا تھا۔ نیز یہ بھی لکھا کہ اصل کپڑے کا تجزیہ کرنے کے بعد اب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کپڑا دو سے تین ہزار سال پرانا ہوسکتا ہے۔

اس کفن پر بہتے ہوئے خون کے دھبے ہمارے عقیدہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جب آپ کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ زندہ تھے۔ بہرحال آجکل ہمارے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی اس کپڑے پر ’’واقعہ صلیب سیل‘‘ کے تحت تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی ہر طرح سے نصرت اور راہنمائی فرمائے تا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیق کو دنیا کے سامنے پیش کر کے سچا ثابت کرسکیں جسے آپ نے اپنی لطیف تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کے اندر درج فرمایا ہے۔

اس کفن کی دریافت یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت اور آپ کے مِن جانب اللہ ہونے کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ یہ کفن دونوں مسیحوں یعنی مسیح موسوی اور مسیح محمدی کی ایک اور مشابہت اور مماثلت کو بھی ثابت کر رہا ہے۔ اس مناسبت سے یہاں مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامی شعر بھی یاد آرہا ہے کہ:۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

خدا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار برگزیدہ انبیاء اور رسولوں میں صرف یہی دو رسول اور نبی ایسے ہیں جو اپنے اپنے الٰہی سلسلوں کے آخر پر آئے، اپنے زمانہ کے یہودیوں کے مظالم کا نشانہ بنے اور ایک دوسرے کے مثیل ٹھہرے اور خدا تعالیٰ نے پھر اپنی قدرت خاص سے صرف انہیں دونوں کی تصاویر کو محفوظ رکھنے کے سامان پیدا فرمائے تا کہ وہ دنیا کو یہ دکھا دے کہ جس طرح پہلا مسیح سچا تھا اسی طرح دور آخرین میں آنے والا مسیح بھی سچا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اور تا کہ وہ ان دونوں کے مقدس اور پرنور چہرے سعید فطرت لوگوں کو دکھا کر ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی کرے اور انہیں ایمان و یقین کی حلاوت بھی نصیب فرمائے۔
فَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

کفن مسیح کی زیارت ہمیں ایک اور مقدس کپڑے کی زیارت کی یاد بھی دلاتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک ذوقی نکتہ ہے لیکن کسی قدر ازدیادِ ایمان کا موقعہ بھی فراہم کرتا ہے۔ میری مراد چولہ بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے ہے جس کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آج سے ایک سو سال سے زائد عرصہ پہلے 30/ستمبر 1895ء کو اپنے دس خدام کے ہمراہ ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور چولہ صاحب کی زیارت فرمائی۔ تصرف الٰہی اس میں یہ ہے کہ وہ دن بھی سوموار کا دن تھا اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں جس دن کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے تو یہ بھی سوموار کا ہی دن تھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے میرے پیارے حضور کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ وَ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ۔

ایک مستشرق سے ملاقات

Duomo سے نکل کر Monsignor Ghiberti نے حضور انور کو میٹنگ کی دعوت دی اور کہا کہ میٹنگ روم کافی بڑا ہے سارے دوست ساتھ آسکتے ہیں۔ اس میٹنگ میں Monsignor Ghiberti کے ساتھ چرچ کے اسلامی علوم کے ایک ماہر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri بھی موجود تھے۔ میٹنگ کے شروع میں انہوں نے حضور انور سے پوچھا کہ آپ کو کیسے مخاطب کیا جائے تو حضور نے فرمایا کہ آپ جیسے مناسب سمجھیں مخاطب کر سکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے صدر صاحب جماعت اٹلی سے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے مخاطب کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ ہم "حضور" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں جس کا مطلب His holiness یا اٹالین میں Sua a Santit ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم اسی Title سے حضور کو مخاطب کریں گے۔ اس کے بعد جناب Ghiberti صاحب نے کہا کہ آپ سے یہاں مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ کمرہ اگرچہ سادہ سا ہے لیکن خدا کے کلام پر غور کرنے اور اس کی باتیں کرنے کیلئے اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔ خدا کی عبادت کرنے والے بہت سے لوگ ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ Dialoge کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کچھ سوال پوچھے جو کیسٹ سے سن کر ذیل میں درج کئے جارہے ہیں:۔

جناب Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ وہ کیا خاص بات تھی جس کی وجہ سے آپ کفن مسیح دیکھنے آئے؟

جواباً حضور نے فرمایا کہ پہلے تو ہمیں نہیں پتہ تھا کہ کفن مسیح کی نمائش لگی ہے۔ یہ تو اتفاقاً میرا پروگرام بنا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A. Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اور پھر جماعت سے ہمیں پتہ لگا کہ کفن مسیح کی نمائش (انہیں ایام میں) ہو رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کے اس فرقہ سے ہیں جن کا یہ یقین ہے کہ یہ کفن مسیح جو ہے حقیقت میں حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا تھا۔ لیکن ہمارا نظریہ مختلف ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے برگزیدہ نبی تھے اور جب یہود نے ان کو صلیب پر چڑھایا تو صلیب چونکہ یہودی تعلیم کے مطابق ایک ایسی چیز تھی جو ایک نبی کیلئے مناسب نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیب سے بچالیا۔ اور ہمارے جو بانیٔ جماعت احمدیہ ہیں، ان کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود مانتے ہیں، انہوں نے یہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت مسیح کا علاج کیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تھی۔ اس لئے ہمیں اس کو دیکھنے میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ بڑا متبرک کپڑا ہے لیکن ہمارے نظریہ کے مطابق یہ ان کی موت کا ثبوت نہیں بلکہ ان کی زندگی کا ثبوت ہے۔ بہرحال ہم بھی اس کو اسی طرح متبرک سمجھتے ہیں لیکن نظریہ میں اختلاف ہے۔

اس موقعہ پر مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے سوال کیا کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰ پھر کشمیر میں گئے؟

حضور نے فرمایا کہ جی۔ اور پہلی دفعہ اس بات کو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے Disclose کیا تھا۔ اس کے بعد باقی تحقیق ہوئی ہے۔ انہوں نے (1899ء میں) ایک کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ سب کچھ بتایا تھا۔

انہیں پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا بانیٔ جماعت احمدیہ سے کیا رشتہ ہے؟

حضور نے فرمایا کہ رشتہ تو میرا پڑپوتے (Grandson) کا ہے لیکن اس رشتہ کا اس خلافت سے تعلق نہیں ہے۔ خلافت کے انتخاب کیلئے ہمارا Electroral Collage کا تعین ہوتا ہے۔ جس طرح پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔ بالکل In camera۔ اس لئے 2003ء میں جب ہمارے چوتھے خلیفہ نے وفات پائی تو جو ساری دنیا کے بعض خاص لوگوں میں سے Electroral Collage تھا انہوں نے ایک بند کمرہ میں بلکہ مسجد کے اندر انتخاب کیا۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ پہلی دفعہ میرا یہاں آنا ہوا اور اس عرصہ میں شراؤڈ کی نمائش بھی لگی ہوئی ہے جو میں نے سنا ہے کہ ہر پچیس سال بعد ہوتی ہے۔ اس دفعہ دس سال بعد کی۔ تو بہرحال اس چیز کو دیکھنے کا بہت شوق تھا اور اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے تو میں نے کہا کہ ضرور دیکھنا ہے۔

یہاں پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ نمائش کا کوئی فکس ٹائم نہیں۔ کبھی زیادہ ہو جاتا ہے کبھی بہت کم۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اب کتنی جلد دوبارہ نمائش ہونی ہے یا کچھ سال لگیں گے؟ پوپ کے آرڈر پر Depend کرتا ہے یا کوئی اور کرتا ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پہلے یہ 1889، 1931، 1933، 1978، 1998، 2000 کے سالوں میں دکھایا گیا اور اب 2010ء میں دکھایا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کبھی دو سال بعد کبھی تیس سال بعد۔ تو بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا کہ اس کفن کو میں نے بھی دیکھ لیا ہے جو کہ میرا نہیں خیال کہ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ نے پہلے دیکھا ہو۔

Monsignor Ghiberti نے سوال کیا کہ آپ کے کیا جذبات ہیں جب آپ نے کفن مسیح کو دیکھا؟

اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دیکھیں ایک تو دو ہزار سال پرانی کسی نبی کی ایک شبیہ ہے۔ اور کسی نبی کی آپ کو اصل شبیہ نظر نہیں آئے گی۔ لیکن اس Impression سے ایک چہرے کے Expression اور Features اگر غور سے آدمی دیکھے تو نظر آ جاتے ہیں تو آدمی بڑا محسوس کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک خاص بندے کی تصویر دیکھی ہے جو 2010 سال پہلے پیدا ہوا اور جو حقیقت کی تصویر ہے۔ لوگوں کے بنائے ہوئے تصورات نہیں ہیں۔

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ گو ہم آپ کے عقیدہ سے اتفاق نہیں رکھتے کہ وہ نبی تھے لیکن ان کو Suffering ہوئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت زیادہ Suffering ہوئی تھی۔ اور ہم یہی کہتے ہیں کہ ان کو Suffering ہوئی تھی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا Reward دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسرائیل کے جو Lost Tribes تھے (ان کی طرف) کشمیر میں بھیجا۔ جہاں جہاں بھی وہ گئے ہوئے تھے ان سب کو اکٹھا کیا۔ تبلیغ کی تو دنیا میں عیسائیت پھیلی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو بڑھاؤں گا۔ ان کو عزت دوں گا۔ دنیاوی لحاظ سے ان کو مالا مال کروں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے پورا کیا تو اس Suffering کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جو عیسائیت دنیا میں ہے، وہ دنیاوی لحاظ سے بہت اونچے مقام پر پہنچی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو Suffering تو ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دیتا ہے بلکہ نوازتا ہے۔ تو عیسیٰ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق نوازا۔ اب یہ لوگ (حضور انور نے ان دونوں احباب اور اس بلڈنگ جس میں تشریف فرما تھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) جو اس مقام پر بیٹھے ہیں اور یہ ساری چیزیں اور دنیا میں عیسائیت کی جو بہت زیادہ تعداد ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت جو یہ مقام ملا ہوا ہے یہ اسی Suffering کا نتیجہ ہی ہے۔ یہی Suffering جس کے نتیجہ میں ان کو بہت کچھ ملا، ان سے تقاضا کرتی ہے کہ یہ سارے عیسائی حضرت عیسیٰ کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والے عیسائی ہوں اور انہیں (دونوں احباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا) چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر رکھا ہوا ہے، جہاں سے صحیح تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری ہے تو میری دعا ہے کہ اللہ کرے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکیں۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور انور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) اس Suffering کا نتیجہ ہے جو ان کو یہ مقام ملا یعنی حضرت عیسیٰ کی تعلیم کے یہ علمبردار ہیں۔ اللہ ان کو یہ توفیق دے کہ حضرت عیسیٰ کی جو حقیقی تعلیم تھی اس کو دنیا میں پھیلانے کا حق ادا کر سکیں۔

یہ Suffering ہے جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو آتی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جن کو ہم اس زمانہ کا مسیح موعود و مہدی معہودؑ مانتے ہیں انہوں نے بھی برداشت کی اور آگے ان کی جماعت آج تک برداشت کر رہی ہے۔ اور ہماری جماعت کی ترقی اسی Suffering کا نتیجہ ہے۔

اس کے بعد مستشرق پروفیسر Don Tino Negri نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی دوسرے مذہبوں کے ساتھ کافی تعلق رکھنے والی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں اور مذہب کے معاملہ میں خدا تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ کوئی جبر نہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ نے سامنے کر کے رکھ دی ہے، جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے۔ کیونکہ دلوں کو پھیرنا یا دلوں کو کسی خاص کام کیلئے مائل کرنا یہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کسی کے اوپر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔

(ترجمان کی درخواست پر حضور نے اپنے جملوں کو دوبارہ دہراتے ہوئے فرمایا کہ) مذہب کے معاملہ میں قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت میں بھیجتا ہوں جو چاہے مانے، جو چاہے نہ مانے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام لانے والے ہوتے ہیں ان کا کام پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی سے اس بات پر ناراض ہونا کہ یہ کیوں نہیں مانتا، یہ غلط طریقہ ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انسانیت کی بھی کچھ قدریں ہیں۔ Values ہیں۔ ان کیلئے پیدا کیا ہے۔ علاوہ مذہب کے ان قدروں کو بھی جاننا اور پہچاننا ضروری ہے۔ اگر مذہب کی بنیاد پر آپس میں لڑتے رہیں اور ایک دوسرے کا احترام نہ کریں تو انسانی قدریں گر سکتی ہیں۔ یہ دنیا جو آجکل بدامنی کا شکار ہے، ہم کہتے ہیں کہ تمام مذہب جمع ہو کر دنیا میں امن کو قائم کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب والے کو یہ تعلیم دی ہے کہ تم اس کا پیغام پہنچاؤ۔ خدا تعالیٰ کا پیغام کبھی بدامنی والا نہیں ہو سکتا۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، ہارون، بے شمار نبیوں میں سے چند نبیوں کے نام آئے ہیں۔ اس کے علاوہ فرمایا کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت قائم کرنے کیلئے اپنے پاک لوگ بھیجے اور پھر یہ تعلیم دی کہ ہر ایک کی عزت کرنی ہے اور ہم ہر آنے والے نبی کی عزت کرتے ہیں اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ہر ایک سے مل بیٹھ کر ایک انسانیت کی بنیاد پر بات کرتے ہیں۔ ہم تو خود ایسے سمپوزیم Arrange کرتے ہیں جس میں ہر مذہب والا آ کے اپنے مذہب کی بات بتائے تو اس طرح مذاہب میں ایک یکجہتی، امن اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

انہوں نے پھر سوال کیا کہ انگلینڈ میں ایسے سمپوزیم ہوتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ انگلینڈ میں بھی اور جو بیس پچیس بڑے ممالک ہیں ان مختلف ممالک میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے ہم ہر ملک میں مختلف وقتوں میں کرتے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی ہوتے ہیں، جرمنی میں بھی، کینیڈا میں بھی، امریکہ میں بھی اور افریقہ کے بہت سارے ممالک میں بھی ہوتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مذہب کا آدمی حضرت آدم کی اولاد میں سے ہے۔ اور آدم کی اولاد کی بڑی عزت کرنی چاہئے کیونکہ ایک دفعہ جنت سے نکالا گیا تو اس میں سے اسے دوبارہ نکل کر دوزخ میں نہیں پڑنا چاہئے۔

مذہبی مدرسے کی لائبریری کی سیر

Monsignor Ghiberti اور مستشرق Don Tino Negri نے حضور کا شکریہ ادا کیا اور اپنے مذہبی مدرسے کی لائبریری دکھانے کیلئے لے گئے۔

لائبریری پہنچنے پر Monsignor Ghiberti نے کہا کہ یہ پہلی بڑی لائبریری ہے جو اس علاقے میں ہے۔ پھر اس نے اٹلی زبان کے لفظ (Ciao) Chau کے بارہ میں حضور انور کے نواسہ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے بتایا کہ اس کا مطلب Hello اور Good bye ہے۔ پھر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ اس لفظ کا مطلب "غلام" ہے اور کہنے والا اپنے مخاطب کے سامنے یہ لفظ کہہ کر عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ بائبل کا کتنا پرانا نسخہ آپ کے پاس موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ 1491ء کا نسخہ ہمارے پاس ہے۔

پھر حضور نے پوچھا کہ عہد نامہ قدیم اور جدید کو آپ نے اکٹھا رکھا ہوا ہے یا علیحدہ علیحدہ ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ دونوں عہد نامے اکٹھے ہیں۔

حضور نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ رومن کیتھولک لوگ Old Testament اور New Testament دونوں پڑھتے ہیں؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ جی ہاں۔ ہم دونوں پڑھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ venice کی سیر کے دوران ایک صاحب ملے تھے جو کہہ رہے تھے کہ وہ رومن کیتھولک ہیں اور صرف New Testament پڑھتے ہیں اور مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی تھی۔ بہت اچھی لائبریری ہے۔ کیا آپ کی لائبریری میں قرآن مجید کا کوئی نسخہ موجود ہے؟

Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ صرف ایک ترجمہ ہے لیکن اس میں عربی عبارت نہیں ہے۔

اس موقعہ پر عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ بائبل کی اصل زبان کیا تھی؟

Monsignor Ghiberti نے جواب دیا کہ پرانے عہد نامہ کی زبان یونانی، آرامی اور عبرانی تھی جبکہ نیا عہد نامہ یونانی زبان میں تھا۔

اس پر حضور نے انہیں بتایا کہ ان کا نواسہ لاطینی زبان سیکھ رہا ہے تو Monsignor Ghiberti کہنے لگے کہ میں نے بھی لاطینی سیکھی تھی اور ہماری زبان اٹالین بھی لاطینی زبان کے کافی قریب ہے۔

عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ نے کہا کہ ساری یورپی زبانیں ہی لاطینی سے نکلی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ہم آپ کو قرآن کریم کی عربی عبارت انگریزی ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ اور عربی عبارت عربی تفسیر کے ساتھ بطور تحفہ دیں تو کیا آپ ان کو لائبریری میں رکھیں گے؟

Monsignor Ghiberti نے کہا کہ ہاں ضرور۔ یہ تو ہمارے لئے بہت خوشی اور اعزاز کی بات ہوگی۔ کس کی تفسیر ہے؟

حضور نے بتایا کہ ہمارے دوسرے خلیفہ کی۔

اس پر حضور انور نے مکرم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر اور اسی طرح تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ پر مشتمل جلدیں یہاں رکھوانے کا جلد از جلد انتظام کریں۔

اس موقعہ پر Monsignor Ghiberti نے بتایا کہ 1547ء میں پہلا قرآن جس کی چھپوائی ہوئی وہ Venice میں ہے۔

تب حضور نے فرمایا کہ بہت خوشی ہوئی مل کر اور شکریہ کہ آپ نے وقت دیا اور کفن مسیح بھی دکھایا۔

حضور نے مستشرق Don Tino Negri سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا کہ آپ نے اسلام کو Study کیا ہے۔ کہاں سے ڈگری حاصل کی تھی؟

انہوں نے جواباً اٹلی کی کسی یونیورسٹی کا نام لیا اور یہ بھی بتایا کہ انہیں عربی بھی آتی ہے۔

دونوں احباب کا ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت سے باہر تشریف لے آئے اور پھر ایک نزدیکی علاقہ میں کچھ دیر پھرے۔ یہاں حضور انور نے محترم عبداللہ سپرا صاحب آف جرمنی کو اپنی طرف بلایا اور پنجابی میں ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ آج کفن مسیح دیکھا ہے؟ تو عبداللہ صاحب بے ساختہ بولے کہ پیارے آقا ہمیں تو اللہ نے زندہ مسیح دیا ہوا ہے ہم نے مردہ مسیح کو کیا کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بھی تو مسیح موعود کی سچائی کا ایک نشان ہے۔ اس پر عبداللہ صاحب نے عرض کیا کہ جی میرے آقا یہ بات تو ہے۔

صدر صاحب جماعت اٹلی کو لٹریچر کے سلسلہ میں ہدایات

اس موقع پر محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور انور کو بتایا کہ Turin شہر میں اگلے ماہ ایک International book fair منعقد ہو گا اور اس میں جماعت احمدیہ اٹلی بھی حصہ لے گی تو حضور نے فرمایا کہ کتابوں کا اسٹاک اکٹھا کریں اور اس معاملہ میں کنجوسی نہ کریں۔ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس اٹالین میں اتنی کتب ہیں کہ بک فیئر میں حصہ لے سکیں؟ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ بعض فولڈرز اور بروشرز ترجمہ کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اپنے لوگوں کی ضروریات تو پوری کریں۔ لائبریری بنائیں۔ اردو بولنے والوں کیلئے قادیان سے کتب منگوائیں۔ روحانی خزائن کے 100 سیٹ منگوائیں۔ یہ لنڈن سے بھی مل جائیں گی۔

اس کے بعد جب حضور انور نے محترم داؤد صاحب کو اسی جگہ گاڑیاں منگوانے کا ارشاد فرمایا تو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فوراً آگے بڑھے۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کے پروگرام کا انچارج کون ہے؟ جب بتایا گیا کہ داؤد صاحب ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ جس کو مقرر کیا گیا ہو وہی انتظام کرے۔ اگر دوسرے اس میں دخل اندازی شروع کردیں تو بدنظمی پیدا ہوتا ہے اور اس سے Panic پھیلتا ہے۔ تحمل سے کام کرنا چاہیے۔ Team work ہونا چاہیے۔ جو کسی ڈیوٹی پر مقرر ہو اس کو کام کروانا چاہیے اور اسی کو پابند کیا جائے کہ وہ کام کروائے ورنہ خرابی کی صورت میں پھر الزام تراشی شروع ہو جاتی ہے کہ فلاں کی غلطی سے یہ کام خراب ہوا۔

جب گاڑیاں وہاں آگئیں اور پولیس اسکارٹ بھی پہنچ گیا تو محترم صدر صاحب جماعت اٹلی نے حضور کو بتایا کہ یہاں Turin کی پولیس نے Internet کے ذریعہ جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور انہیں جماعت کے حضرت عیسیٰ کے حوالے سے عقائد کا علم ہے۔ اس طرح ہم San Pietro in Casale کی پولیس سے بھی ملے تھے اس نے بھی جماعت کے بارے میں کافی ریسرچ کی ہوئی تھی۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا کہ میرا UK والا خطاب جو میں نے 20/مارچ کو کیا تھا اس کو ترجمہ کروائیں اور زیر رابطہ افسروں اور اداروں کو بھی دیں اور بک فیئر میں بھی اسے رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جمعہ کے بعد بیٹھ کر کچھ باتیں کرنے کا ارادہ تھا لیکن وقت ہی نہ مل سکا۔ اس کے بعد حضور انور نے محترم صدر صاحب جماعت اٹلی اور محترم مربی صاحب کو تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق بعض ہدایات سے نوازا۔

یہاں یوکے سے آئے ہوئے ایک انگریز جوڑے نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضور نے بخوشی ان کو اجازت دے دی اس کے بعد حضور گاڑیوں کی طرف تشریف لے گئے اور گاڑیاں پولیس اسکارٹ کے ساتھ ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئیں۔ اس سفر کے دوران بوقت ضرورت پولیس نے سائرن بھی بجایا اور سرخ بتی پر رکے بغیر قافلہ کو ہوٹل پہنچایا۔

کفن مسیح کی نمائش کی وجہ سے اس کی انتظامیہ اگرچہ بہت مصروف ہے اور ایک اندازہ کے مطابق ہر پندرہ منٹ کے دوران 800 لوگ کفن مسیح کی زیارت کرتے ہیں لیکن پھر بھی حضور انور کے visit کے بعد وہاں پر Protocol کی انچارج خاتون Mariella Gamba کے ساتھ جب رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ حضور انور کا کفن مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لانا اور بعد میں عیسائی پادریوں سے ملاقات کرنا ہم سب کیلئے ایک نہائت ہی خوبصورت تجربہ تھا اور یہ ہم سب کیلئے ایک اعزاز کی بات تھی۔

نیز کہا کہ میں Monsignor Giuseppe Ghiberti اور Don Tino Negri کو اچھی طرح جانتی ہوں اور میں یقین سے کہتی ہوں کہ حضور کے ساتھ میٹنگ کے دوران ان دونوں کے چہروں پر بہت خوشی کے تاثرات تھے اور یہ میٹنگ اور حضور انور کی باتیں اور حضور انور کا انداز ان کیلئے ایک Pleasant surprise ثابت ہوا۔

شام کے وقت مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ کی سمت کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کمرہ جس میں ہم نے نماز پڑھی ہے رہائش والے کمرے کے Paralel نہیں ہے؟ بتایا گیا کہ Paralel ہے تو فرمایا کہ میں نے کمرے میں قبلہ چیک کیا تھا وہ تھوڑا کونے میں تھا۔ کیا یہاں قبلہ چیک نہیں کیا تھا؟ محترم مربی صاحب نے عرض کیا کہ چیک تو کیا تھا لیکن چونکہ اس ہال میں Metal بہت زیادہ ہے اس لئے کمپاس نے صحیح طرح کام نہیں کیا۔ اس پر حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ پھر اس کو صحرا میں استعمال کیا کریں۔

عرب احمدیوں سے گفتگو

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Asti اور Turin میں رہائش رکھنے والے عرب احمدیوں سے چند منٹ گفتگو فرمائی۔ ہوٹل میں جس جگہ نمازوں کا انتظام تھا اس کے نزدیک ہی کچھ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ حضور انور ان میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہوکر ان عرب دوستوں سے باری باری مخاطب ہوئے۔

ایک عرب دوست جن کی پہلے ملاقات نہیں ہوئی تھی ان سے حضور انور نے پوچھا کہ کب احمدی ہوئے اور کیوں بیعت کی؟ تو انہوں نے بتایا کہ MTA کے ذریعہ سے احمدی ہوا تھا۔ پھر حضور انور نے ان سے شادی کے بارہ میں پوچھا اور نفی میں جواب ملنے پر حضور انور نے انہیں شادی کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے ان سے پوچھا کہ احمدیت کو کتنا سمجھتے ہو؟ اس نے بتایا کہ عقائد اور مسائل کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے لیکن نظام کے بارے میں بھی علم ہونا چاہیے۔ محترم مربی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ یہاں آتے رہتے ہیں ان کو نظام کے بارے میں بتائیں اور مجھ سے بھی پوچھ لیں کہ ان کو کیا بتانا ہے، میں آپ کی راہنمائی کردوں گا۔

ایک دوست نے حضور سے انگوٹھی مانگی تو حضور نے فوراً انگوٹھیاں منگوائیں اور ایک انگوٹھی دعائیں کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ متبرک کر کے ان کو دی اور فرمایا کہ پتلا ہونے کا فائدہ ہے کہ انگوٹھی آگئی ہے۔ بڑی بڑی میں ساری دے چکا ہوں۔ اس عرب دوست نے کہا کہ اس کی ماں بھی احمدی ہونا چاہتی ہیں تو حضور انور نے فرمایا کہ بیعت فارم پر کروائیں۔ شرائط بیعت سنائیں۔ عورتوں کے ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں ہوتی۔ بس فارم پر کروانا کافی ہے۔ وہاں موجود دوسرے عرب دوست کو دیکھ کر حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں آپ کے پاس پہلے ہی دو انگوٹھیاں ہیں۔ انہوں نے کہا۔ جی حضور! واقعی میں آپ سے دوبار ملاقات کر چکا ہوں اور دو انگوٹھیاں مجھے مل چکی ہیں۔

اٹلی میں غانین احمدیوں کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ان میں سے زیادہ کا تعلق غانا کے اس ریجن سے ہے جہاں لوگوں کو احمدیت کا زیادہ پتہ نہیں۔ بتایا گیا کہ یہ غانین دوست غانین زبان میں ترجمہ کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ تبشیر کے ذریعہ میرے خطبہ کا ترجمہ غانا سے منگوا لیا کریں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ جلسوں پر مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا کھانا بھی الگ ہونا چاہیے۔ فرمایا ان کا کھانا کیا ہے موٹے چاول اور مچھلی۔ یہ تو ان کے ہی ذمہ لگا دیا کریں کہ وہ خود ہی پکائیں۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

لاہور حملوں کے بعد ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ پھیلنا شروع ہو گیا۔ نارووال میں نعمت اللہ صاحب کو گھر میں سفاکانہ طور پر شہید کر دیا گیا

(31/مئی 2010ء) پاکستان سے ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے موصولہ اطلاعات کے مطابق نارووال کے علاقہ قلعہ احمد آباد کے رہائشی مکرم نعمت اللہ صاحب اپنے گھر کے صحن میں سو رہے تھے کہ ایک شخص نے ان پر چھریوں سے حملہ کر دیا۔ اندر سوئے ہوئے اہل خانہ میں سے ان کا بیٹا منصور احمد اپنے والد کو بچانے آیا تو سفّاک قاتل نے اس پر بھی چھریوں کے وار کئے۔ مکرم نعمت اللہ صاحب موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ جبکہ ان کے بیٹے کو علاج کے لئے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ حملہ آور گرفتار ہو گیا ہے۔ پکڑے جانے والے ملزم نے لاہور حملوں کے بعد علاقے میں کہنا شروع کر دیا تھا کہ لاہور میں جو ہوا اب یہاں (قلعہ احمد آباد) میں کسی احمدی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ ملزم عابد بٹ المعروف ''جن'' کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعلق ہے۔

پاکستان بھر میں مختلف انداز سے احمدیوں کے خلاف نفرت وتعصب پھیلا کر ان کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی وجہ سے ایسے افسوسناک واقعات ملک کے مختلف حصوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے عمائدین واراکین پر پے درپے قاتلانہ حملوں کے یہ بہیمانہ واقعات مذہب کے نام پر قتل وغارتگری کرنے والے ایسے متعصب سماج دشمن معاندین کی سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں جو مذہب کے مقدس نام کی آڑ میں فرقہ واریت کو ہوا دینے اور عوام الناس کے جذبات کو انگیخت کر کے ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ تعصب کی فضا پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے قادر وتوانا خدا کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ظالموں کو جلد اپنی گرفت میں لے کر عبرت کا نشان بنا دے۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت میر مردان علی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/اپریل 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت میر مردان علی صاحبؓ کے بارہ میں مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفین کو اپنے الہام یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی صداقت کے طور پر دور دراز علاقوں میں احمدیت کے نفوذ کے متعلق فرمایا: ''اور کہاں ہے حیدرآباد دکن جس میں ایک جماعت پُرجوش مخلصوں کی طیار کی گئی''۔ (سراج منیر)

اِس پُرجوش جماعت کے پہلے خوش نصیب حضرت میر مردان علی صاحبؓ تھے جو حضورؑ کی تصنیف ''براہین احمدیہ'' کے مطالعہ سے حضورؑ کے گرویدہ ہوئے اور بالآخر بیعت کرلی۔آپؓ نے بیعت کا خط لکھتے ہوئے اپنی عمر کے پانچ سال بھی حضورؑ کو دینے کی خواہش کا اظہار کیا۔آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے: ''23/ستمبر 1891ء مولوی مردان علی ساکن حیدرآباد دکن منتظم دفتر محاسب سرکار نظام حیدرآباد''۔

اُس وقت حضورؑ ''ازالہ اوہام'' تصنیف فرما رہے تھے۔ چنانچہ حضورؑ نے کتاب کے آخر پر آپؓ کا ذکرخیر کرتے ہوئے تحریر فرمایا: ''اس جگہ اخویم مولوی مردان علی صاحب صدر محاسب دفتر سرکار نظام حیدرآباد دکن بھی ذکر کے لائق ہیں۔مولوی صاحب موصوف نے درخواست کی ہے کہ میرا نام سلسلہ بیعت کنندوں میں داخل کیا جاوے چنانچہ داخل کیا گیا۔اُن کی تحریرات سے نہایت محبت و اخلاص پایا جاتا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سچے دل سے پانچ برس اپنی عمر میں سے آپ کے نام لگادئے ہیں خدا تعالیٰ میری عمر میں سے کاٹ کر آپ کی عمر میں شامل کردے سو خدا تعالیٰ اس ایثار کی جزا ان کو یہ بخشے کہ اُن کی عمر دراز کرے۔انہوں نے اور اخویم مولوی ظہور علی صاحب اور مولوی غضنفر علی صاحب نے نہایت اخلاص سے دس دس روپیہ ماہواری چندہ دینا قبول کیا ہے اور بہتّر روپیہ امداد کے لیے بھیجے ہیں''۔

حضورؑ کی دیگر کتب میں بھی آپؓ کا ذکرخیر موجود ہے۔ چنانچہ ''آئینہ کمالات اسلام'' کے عربی حصہ میں ''ذکر بعض الانصار'' کے تحت دیگر مخلصین کے ساتھ آپؓ کا ذکر یوں فرمایا: ''وحِبّی فی اللہ المولوی محمد مردان علی والمولوی محمد مظہر علی حیدرآبادی ....''

کتاب ''انجام آتھم'' میں مولوی عبد الحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کے بعد اپنے اوپر نازل ہونے والی جسمانی نعمتوں اور مالی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''ہماری عزیز جماعت حیدرآباد کی یعنی مولوی سید مردان علی صاحب اور مولوی سید ظہور علی صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب دس دس روپیہ اپنی تنخواہ میں سے دیتے ہیں....''

حضورؑ نے اپنی کتب ''آریہ دھرم'' اور ''کتاب البریہ'' میں رقم کردہ دو مختلف فہرستوں میں بھی آپ کا نام شامل فرمایا۔ نیز ''نورالقرآن حصہ دوم'' میں ''اُن صاحبوں کے نام جو آجکل حضرت امام کامل کی خدمت میں حاضر ہیں'' عنوان کے تحت جو اسماء درج ہوئے ہیں ان میں 25ویں نمبر پر آپؓ کا نام شامل ہے۔

مارچ 1898ء میں حیدرآباد دکن کی جماعت نے حضور کی خدمت میں ایک عریضۂ نیاز لکھا جس میں نہایت درجہ یقین کامل اور اطاعت کا اظہار کیا۔اس کے آخر پر جو نام لکھے ہیں، اُن میں حضرت میر مردان علی صاحبؓ کا نام بھی موجود ہے۔

1903ء میں حضور نے رسالہ ریویوآف ریلیجنز کی اشاعت بڑھانے کی تحریک کی تو آپؓ نے 18روپے چندہ ادا کیا۔

اس سے چند ماہ قبل آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا جس سے آپ کے اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے ایمان واخلاص کا قابل رشک اظہار ہوتا ہے۔اس میں آپ لکھتے ہیں کہ:

''میرے مکان میں مجھ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ میں اُن کا مہر جو پانسو روپیہ ہے اس کو اس طرح ادا کردوں کہ اُس کی رقم حضور کی خدمت عالی میں پیش کروں۔ میں اُن کی اس درخواست سے نہایت درجہ خوش ہوا اور وعدہ کیا ہے کہ میں بسروچشم اُسی طرح اُن کا مہر انشاء اللہ تعالیٰ ادا کردوں گا اور بنظر سہولت و آسان بتدریج چند اقساط میں کُل رقم ادا کردی جائے گی چنانچہ من جملہ اُن کے آج مبلغ پچاس روپے کا منی آڈر خدمت اقدس میں روانہ کرتا ہوں۔ ہم اور ہمارے جان و مال وقف ہیں اور حضور بالکل مختار ہیں......جس روز سے براہین احمدیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا ہوں جس کو کم وبیش بارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے آج تک کبھی کسی مسئلہ میں میرے دل پر شک وشبہ کا کوئی اثر نہ ہوا، جو کچھ ارشاد عالی ہوتا ہے کامل یقین و اطمینان کے ساتھ دل و جان اُس کو تسلیم کرتے ہیں حضور جو کچھ فرماویں وہ بالکل صحیح ہے اُس کے لیے ہم کو کسی دلیل و حجۃ کی حاجت نہیں ہے......خادم دلی مردان علیؓ''

مندرجہ بالا خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے اخبار میں اس نوٹ کے ساتھ شائع کروایا کہ: میر مردان علی صاحب اسسٹنٹ اکوئنٹنٹ جنرل حیدرآباد دکن کا خط ...... الحکم میں درج کردیجیے۔ میر صاحب کو نہ خبر ہے اور نہ اُن کے گمان میں تھا کہ یہ خط شائع ہوگا میں نے اُن سے اجازت بھی نہیں لی۔ مگر جو اخلاص اور صدق اور اتباع اور کامل محبت خلیفۃ اللہ سے اور ایک عجیب اسوہ یہ سب باتیں اس مبارک خط میں ہیں مَیں گوارا نہیں کرسکتا کہ یہ گمنامی کی خاک میں مل جائے۔ مجھے اس کے پڑھنے سے از بس لذت محسوس ہوئی میں چاہتا ہوں کہ دوسرے بھائی بھی اس سے مستفید ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت کا ایک اور اظہار حضرت اقدس کی وفات پر آپ سے ظاہر ہوا۔ حضرت سید عبدالحکیم صاحب ''حیدرآباد دکن میں احمدیت'' کے متعلق لکھتے ہیں: ''اس وقت میرے خیال اور اندازہ میں حیدرآباد دکن بلکہ ساری قلمرو میں صرف احمدی تھا جن کا نام نامی حضرت میر مردان علی صاحب تھا....میں ان کو احمدیت سے بےتعلق سمجھتا تھا کبھی جمعہ و جماعت میں شریک نہیں ہوئے تھے ایک دو بار والد مرحوم کے ساتھ میں اُن کے مکان پر گیا ہوں جو چنچل یا چادرگھاٹ میں تھا، جس دن حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کی خبر آئی ہے اور ...... حضرت میر مردان علی تشریف لائے تھے اس دن میں نے دیکھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ سے کس قدر عشق ہے۔میں نے کسی باپ کو اپنے اکلوتے جوان بیٹے کے مرنے پر بھی اتنا روتے نہیں دیکھا......'' (الحکم 28جون 1939ء)

حضرت میر مردان علی صاحبؓ کی وفات، تدفین اور اولاد کے بارہ میں معلومات حاصل نہیں ہیں۔

......❁......❁......❁......

رسالہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جولائی تا ستمبر 2008ء میں ''اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر'' کے عنوان سے مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب پیش ہے:

اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر
اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر
اس مژدہ سے پیارے حضور
چھلکا پیمانۂ سرور
بھٹکے ماندے راہرووں کو
راہ نما ہے تیرا نور
تیری حقیقت کو کب جانے
علمِ کتابی پر مغرور
ایک تجلّی پھر دیکھی ہے
پھر دیکھا ہے کوہِ طور
تجھ کو دیکھا جس میں نے
تب سے آنکھیں ہے مخمور
اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر
اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25/اپریل 2008ء میں مکرمہ ن۔ جہاں صاحبہ نے اپنی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ کا ذکرخیر کیا ہے۔

محترمہ زینب بی بی صاحبہ 1904ء میں حضرت نظام الدین صاحبؓ (بیعت 1907ء) کے ہاں پیدا ہوئیں۔جلد ہی والدہ کی وفات ہوگئی اور آپ کی پرورش آپ کی دادی نے کی۔1920ء میں آپ کی شادی محترم غلام حسین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ رسالپور کے ساتھ ہوئی جن کا تعلق ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے تھا اور وہ 1912ء میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ بہت صبروشکر کے ساتھ بارہ بچوں کی پرورش کی۔حضرت خلیفۃالمسیح الثانی کی تحریک پر قادیان ہجرت کرگئے اور قادیان کے محلّہ دارالبرکات میں سٹیشن کے سامنے والد صاحب ان کے بھائیوں نے اور داداجان نے تقریباً 7 مکان ساتھ ساتھ بنائے۔

محترمہ زینب بی بی صاحبہ بہت پڑھی لکھی نہ تھیں مگر قرآن پاک اور اردو پڑھ لیتیں۔جب بھی وقت ملتا تلاوت کرتیں۔رمضان اور شوال کے روزے آخر تک رکھے۔ نمازیں باقاعدگی سے وقت پر ادا کرتیں۔ اشراق اور چاشت کے نوافل بھی ہمیشہ ادا کرتے دیکھا۔ رات کے وقت جب بھی آنکھ کھلی تو آپ کو سجدہ ریز پایا۔عام لوگوں کی بھی نہایت ہمدرد اور اُن کی تکالیف پر رو رو کر دعا کرنے والی طبیعت تھی۔ خلفاء اور سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔مسجد مبارک ربوہ میں کئی بار اعتکاف بیٹھیں۔ جلسہ پر جانے کے لئے ہر ماہ رقم پس انداز کرتیں۔قادیان میں گھر بنایا تو مہمانوں کی خدمت جی جان سے کرتی رہیں۔آپ بہترین ماں، وفاشعار بیوی، ہمدرد ساس اور بہترین ہمسایہ تھیں۔آپکے ہمسائے آپ کو ''بھاگوان'' کہتے تھے۔ چنانچہ 1953ء کے فسادات میں جب مخالفین کے ایک گروپ کو آپ کا گھر جلانے کی ذمہ داری ملی تو آپ کے ایک ہمسایہ نے یہ کہہ کر شدید مخالفت کی کہ اس نیک عورت کے میرے پر بہت احسانات ہیں میری بیوی دردزہ میں تڑپ رہی تھی پورے محلّہ سے یہی وہ عورت تھی جس نے میری بیوی کی ایسے وقت میں مدد کی۔ میں ان کو نقصان پہنچانے کی کسی کارروائی میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گا۔اور مخالفین پر کچھ اس طرح سے رعب پڑتا ہے کہ انہیں گھر کی طرف آنے کی ہمت نہیں ہوتی۔آپ نے نہ صرف اپنے بچوں کو بلکہ بہت سے غیراحمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔

76سال کی عمر میں 29 جنوری 1982ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

......❁......❁......❁......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/مارچ 2008ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا کلام شامل اشاعت ہے۔اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آپ کے در پر آتے جاتے کتنے موسم بیت گئے
آپ کو دل کے زخم دکھاتے کتنے موسم بیت گئے
خود بھڑکایا درد کا بھانبھڑ اشکوں کے چھڑکاؤ سے
پانی سے یہ آگ لگاتے کتنے موسم بیت گئے
جاناں کھڑکی کھول بھی دو اب جان لبوں تک آ پہنچی
اس چوکھٹ سے سر ٹکراتے کتنے موسم بیت گئے
آپ نے اک دن یونہی مڑ کر مجھ کم ظرف کو دیکھا تھا
اس دن سے خود پر اِتراتے کتنے موسم بیت گئے
آپ کے اک دو مبہم فقرے میری عمر کا حاصل ہیں
ہر پِھر کر ان کو دُہراتے کتنے موسم بیت گئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

11th June 2010 – 17th June 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.

Friday 11th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:50 Insight & Science and Medicine Review
01:25 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1997.
02:25 Historic Facts: part 30.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:50 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses.
05:10 Jalsa Salana Scandinavia 2005: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 17th September 2005 from the ladies Jalsa Gah.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:00 Bustann-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 20th December 2003.
08:10 Siraiki Service
08:55 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 12th April 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
14:05 Bengali Service
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Friday Sermon [R]
17:20 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 10th October 2004.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Food for Thoughts: trees and forests.
22:50 Reply to Allegations [R]

Saturday 12th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:30 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1997.
02:40 MTA World News & Khabarnama
03:15 Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:25 Rah-e-Huda: interactive talk show answering questions about the Ahmadiyya Muslim Community, rec. on 15th May 2010.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Scandinavia 2005: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 18th September 2005.
08:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests.
09:00 Friday Sermon [R]
10:10 Indonesian Service
11:10 French Service
12:15 Tilawat
12:25 Yassarnal Qur'an
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzur, recoded on 20th December 2003.
16:00 Khabarnama
16:15 Live Rah-e-Huda: interactive talk show.
17:45 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:10 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10 Rah-e-Huda [R]
23:40 Friday Sermon [R]

Sunday 13th June 2010

00:55 MTA World News & Khabarnama
01:25 Yassarnal Qur'an
01:50 Tilawat
02:00 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th December 1997.
03:00 Khabarnama
03:20 Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:30 Faith Matters
05:30 Land of the Long White Cloud: part 8.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 21st December 2003.
07:35 Faith Matters
08:40 Food for Thought: trees and forests.
09:15 Jalsa Salana Mauritius 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 3rd December 2005.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 27th April 2007.
12:00 Tilawat
12:10 Dars-e-Hadith
12:20 Yassarnal Qur'an
12:50 Bengali Service
13:55 Friday Sermon [R]
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:30 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Food for Thought [R]
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Roshni Ka Safar: Chaudhry Muhammad Yaqub.

Monday 14th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:20 International Jama'at News
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th December 1997.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 11th June 2010.
04:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 7th December 1996.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 4th January 2004.
08:10 Seerat-un-Nabi (saw)
08:40 Le Francais C'est Facile: lesson no. 90.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th February 1998.
10:05 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 9th April 2010.
11:15 Jalsa Salana Speeches: Sultan Ahmad Zafar.
12:00 Tilawat & International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon: rec. on 5th June 2009.
15:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama
16:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
17:35 Le Francais C'est Facile [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. 18th December 1997.
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:20 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 Friday Sermon [R]

Tuesday 15th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. 18th December 1997.
02:30 Seerat-un-Nabi
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:40 Le Francais C'est Facile: lesson no. 90.
04:10 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th February 1998.
05:15 Jalsa Salana Mauritius 2005: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th December 2005.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 10th January 2004.
08:10 Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996.
09:30 Spectrum: launch of the Rabwah report.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon.
12:05 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:50 Yassarnal Qur'an
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 2nd October 2005.
14:45 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Question and Answer Session [R]
17:25 Yassarnal Qur'an [R]
17:45 Historic Facts
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:35 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 11th June 2010.
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:40 Intikhab-e-Sukhan

Wednesday 16th June 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:20 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd December 1997.
02:30 Learning Arabic: lesson no. 9.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Spectrum: launch of the Rabwah report.
04:00 Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996. Part 1.
05:30 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 2nd October 2005.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40 Land of the Long White Cloud: part 8.
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 11th January 2004.
08:05 MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
09:00 Question and Answer Session: rec. on 22nd December 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
11:55 Tilawat
12:05 Yassarnal Qur'an
12:25 From the Archives: Friday sermon delivered on 15th February 1985 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on Jihad.
13:35 Bangla Shomprochar
14:35 Jalsa Salana Qadian 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 26th December 2005.
15:45 Khabarnama
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
16:55 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News
18:20 Arabic Service
19:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th December 1997.
20:15 MTA Variety [R]
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:05 Jalsa Salana Qadian 2005 [R]
23:10 From the Archives [R]

Thursday 17th June 2010

00:25 MTA World News & Khabarnama
00:55 Tilawat
01:05 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th December 1997.
02:10 MTA World News
02:25 MTA Variety: inauguration of Bait-u-Zikr.
03:15 From the Archives: rec. on 15th February 1985.
04:25 Land of the Long White Cloud: part 5.
04:50 Jalsa Salana Qadian 2005: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 26th December 2005.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Khilafat Centenary Quiz
07:00 Children's class with Huzoor, recorded on 17th January 2004.
08:05 Faith Matters: part 34.
09:10 English Mulaqat: English question and answer seaaion with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), rec. on 5th February 1994.
10:05 Indonesian Service
11:05 Pushto Service
12:00 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 11th June 2010.
14:00 Jalsa Salana Qadian 2005: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 27th December 2005 from the ladies Jalsa Gah.
14:50 Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, rec. on 21st September 1994.
16:00 Khabarnama
16:25 Yassarnal Qur'an [R]
17:00 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:50 Children's class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 11 June, 2010 | Issue No. 24

احمدی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے والے اور اس کی پناہ میں آنے والے لوگ ہیں ہم نے تو اپنا غم اور دکھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا ہے اور اس کی رضا پر راضی اور اس کے فیصلے کے انتظار میں ہیں۔

لاہور کی احمدیہ مساجد پر دہشتگردوں کے حملے میں شہید اور زخمی ہونے والے احمدیوں اور ان کے عزیز و اقارب کی جرأت و بہادری، صدق و وفا، عزم و ہمت اور صبر و استقامت کے دلگداز واقعات کا اثر انگیز بیان

(خلاصہ خطبہ جمعہ 4/جون 2010ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(لندن۔4جون 2010) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے 4/جون بروز جمعۃ المبارک مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ میں 28/مئی 2010ء کو لاہور میں دو احمدیہ مساجد پر دہشتگردوں کے حملہ اور اس کے نتیجہ میں بیسیوں احمدیوں کی شہادت کے اندوہناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے دنیا بھر کے احمدیوں اور شہداء اور ان کے پسماندگان کے ردّعمل کا بہت ہی دلگداز ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ ہفتے میں ہزاروں خطوط معمول کے ہزاروں خطوط سے بڑھ کر مجھے ملے اور تمام کا مضمون ایک محور پر مرکوز تھا، جس میں لاہور کے شہداء کی عظیم شہادت پر جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ہر ملک کا باشندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کی بیعت میں آنے کی توفیق دی، یوں تڑپ کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا یا کر رہا ہے جس طرح اس کا کوئی انتہائی قریبی خونی رشتے میں پرویا ہوا عزیز اس ظلم کا نشانہ بنا ہے۔ اور پھر جن کے قریبی عزیز اس مقام کو پا گئے، اس شہادت کو پا گئے، ان کے خطوط تھے جو مجھے تسلیاں دے رہے تھے اور اپنے اس عزیز، اپنے بیٹے، اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے خاوند کی شہادت پر اپنے رب کے حضور صبر اور استقامت کی ایک عظیم داستان رقم کر رہے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ پھر میں نے جب ہر گھر میں فون کر کے تعزیت کرنے کی کوشش کی تو بچوں، بیویوں، بھائیوں، ماؤں اور باپوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی پایا۔ خطوط میں تو جذبات چھپ بھی سکتے ہیں لیکن فون پر ان کی پُر عزم آوازوں میں یہ پیغام صاف سنائی دے رہا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے مؤمنین کے اس ردّعمل کا اظہار بغیر کسی تکلف کے کر رہے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہم پورے ہوش و حواس اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ یہ ایک ایک دو دو قربانیاں کیا چیز ہیں ہم تو اپنا سب کچھ اور اپنے خون کا ہر قطرہ مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے تیار ہیں کہ آج ہمارے لہو، آج ہماری قربانیاں ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہونے کا اظہار اور اعلان دنیا پر کریں گی۔ ہم وہ لوگ ہیں جو قرونِ اولیٰ کی مثالیں قائم کریں گے۔ ہم ہیں جن کے سامنے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم نمونہ پھیلا ہوا ہے۔

حضور نے شہداء اور زخمیوں کے صبر و رضا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صبر و رضا کے پیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بے چین دین کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے، گھنٹوں اپنے زخموں اور ان میں سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے، لیکن زبان پر حرفِ شکایت لانے کی بجائے دعاؤں اور درود سے اپنی اس حالت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناتے رہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن سے بیشک قربانیاں تو خدا تعالیٰ نے لی ہیں، لیکن اس کے فرشتوں نے ان پر سکینت نازل کی ہے۔

حضور نے شہدا کی جرأت و بہادری کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ایک نوجوان نے دشمن کے ہینڈ گرینیڈ کو اپنے ہاتھ پر روک لیا اس لئے کہ واپس اس طرف لوٹا دوں لیکن اتنی دیر میں وہ گرینیڈ پھٹ گیا اور اس نے اپنی جان دے کر دوسروں کی جان بچا لی۔ ایک بزرگ نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر نوجوانوں اور بچوں کو بچا لیا۔ حملہ آور کی طرف ایک دم دوڑے، اور ساری گولیاں اپنے سینے پر لے لیں۔

حضور نے بتایا کہ دو دہشت گرد جو پکڑے گئے ہیں، انہیں بھی ہمارے ہی لڑکوں نے پکڑا اور پکڑنے والا بھی بظاہر جسمانی لحاظ سے بڑے ہلکے جسم کا مالک تھا، لیکن ایمان سے بھرا ہوا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ فرشتوں کا اترنا اور تسکین دینا جہاں ان زخمیوں پر ہمیں نظر آتا ہے وہاں پیچھے رہنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل کی وجہ سے تسکین پا رہے ہیں۔ ایسے ایسے عجیب نظارے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو عطا فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو اللہ کا حقیقی بندہ ہے، جزع فزع کی بجائے، شور شرابے اور جلوس کے بجائے، قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے جب صبر اور دعاؤں میں اپنے جذبات کو ڈھالتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے بتایا کہ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً یہ خوشبو آ رہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔ ان کی استقامت ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس استقامت اور صبر کا دامن تم نے پکڑا ہے، اسے کبھی نہ چھوڑنا۔ حضور نے فرمایا کہ پس ہمارا رونا اور ہمارا غم خدا تعالیٰ کے حضور ہے اور اس میں ہمیں کبھی کمی نہیں ہونے دینی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ لاہور کے لوگوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں اور لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں۔ پس یہ آپ لوگوں کا اعزاز ہے جسے آپ لوگوں نے قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو صبر اور دعا سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس خوش قسمت ہیں آپ جن کے شہر کے نام کے ساتھ خوشخبریاں وہاں کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح علیہ السلام کے ذریعے دی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک دشمن نے صرف جانی نقصان پہنچانے کے لئے یہ حملہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اور بھی مقصد تھے ایک تو خوف پیدا کر کے اپنے خیال میں کمزور احمدیوں کو احمدیت سے دور کرنا تھا۔ نوجوانوں میں بے چینی پیدا کرنی تھی۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ ان ماؤں کے بیٹے ہیں جن کے خون میں، جن کے دودھ میں جان، مال، وقت، عزت کی قربانی کا عہد گردش کر رہا ہے۔ جن کے اپنے اندر عہدِ وفا نبھانے کا جوش ہے۔ دوسرے دشمن کا یہ خیال تھا کہ اس طرح اتنی بڑی قربانی کے نتیجے میں احمدی برداشت نہیں کر سکیں گے اور سڑکوں پر آ جائیں گے۔ توڑ پھوڑ ہو گی، جلوس نکلیں گے اور پھر حکومت اور انتظامیہ اپنی من مانی کرتے ہوئے جو چاہے احمدیوں سے سلوک کرے گی۔ اور اس ردّعمل کو باہر کی دنیا میں اچھال کر پھر احمدیوں کو بدنام کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیکن یہ نہیں جانتے کہ احمدی خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنے والے اور اس کی پناہ میں آنے والے لوگ ہیں خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے لوگ ہیں اور یہ کبھی ایسا ردّعمل نہیں دکھا سکتے۔ جب یہ ردّعمل ان لوگوں نے نہیں دیکھا جو مخالفین کی توقع تھی اور پھر بیرونی دنیا نے بھی اس ظالمانہ حرکت پر شور مچایا اور میڈیا نے بھی ان کو ننگا کر دیا تو رات گئے حکومتی اداروں کو بھی خیال آ گیا کہ ان کی ہمدردی کی جائے اور اپنی شرمندگی مٹائی جائے۔ اور پھر ہمدردیوں کے بیان آنے لگ گئے۔

حضور نے فرمایا کہ حیرت ہے کہ ابھی تک ان لوگوں کو یہ نہیں پتہ چلا کہ احمدی کیا چیز ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک امام کی آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ اس مسیح موعود کے ماننے والے لوگ ہیں جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا۔ جنہوں نے جانور طبع لوگوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا تھا۔ پس اب جبکہ ہم درندگی کی حالتوں سے نکل کر باخدا انسان بننے کی طرف قدم بڑھانے والے ہیں، ہم کس طرح یہ توڑ پھوڑ کر سکتے ہیں۔ جلوس اور قتل و غارت کا ردّعمل کس طرح ہم دکھا سکتے تھے۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ ہم نے تو اپنا غم اور اپنا دکھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیا ہے اور اس کی رضا پر راضی اور اس کے فیصلے کے انتظار میں ہیں۔

باقی صفحہ 2 پر ملاحظہ فرمائیں